هو الغفور الرحيم

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

الحمد للہ والمنۃ کہ رسالہ رد وہابی ہے

نصرۃ المسلمین
فی
الرد علی غیر المقلدین

[illegible] الضالین ہے

تالیف افصح الفصحا ابلغ البلغا حامی دین متین ماحی عقاید ضالین عالیجناب مولانا ابو محمد عبد الغفور خان بہادر
متخلص بہ نساخ صاحب زبان ریختہ و فارسی کے دفتر بے مثال و چشمہ فیض و شاہد عشرت و گنج شعر او مرغوب بہار اشعار
نساخ و گنج تواریخ و قند پارسی و ارمغان کے گنز تواریخ و انتخاب نقص و منتخب اصفہانی و ترانہ خامہ و باغ فکر معروف بہ
مقطعات نساخ و تاریخ عمری نساخ حسب فرمائش مولوی سید عبد الحمید صاحب متخلص بہ اشرف

بمطبع حامی الاسلام دہلی باہتمام
فیض الحسن خان طبع شد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم المرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین۔

اما بعد خاکسار عبد الغفور خالدی متخلص بہ نساخ ابن قاضی فقیر محمد مرحوم برادران دینی کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ دس بارہ برس کا زمانہ گذرا ایک دن دیوان حکیم محمد مومن خاں دہلوی دیکھ رہا تھا اس میں یہ رباعیاں نظر سے گذریں۔

مومن

ہر چند نہیں قیاس سے کچھ سروکار	پر تو ہے [illegible] جگر ہوا میں بیمار
مے بہرِ دوا پینے کو مفتی سے حنفیہ	تقلید ابو حنیفہ کا ہے اقرار

ولہ

ہے بسکہ محبت رسولِ مختار	مذہب کو میں سوچتا ہوں لیکن ہر بار
آتا ہے قیاس میں حق اہلِ حدیث	ہر چند قیاس سے نہیں ہے سروکار

ولہ

خالص ہوں محمدی مرا دین اسلام	گو رائے [illegible]ب ہو نہیں مجھکو کام

تقلید کی ٹھہرے تو ہوں گا شیعہ	کس واسطے چھوڑ دیجیے افضل تر امام

ولہ

ارباب حدیث کا میں فرمانبر ہوں	تقلید کے منکروں کا سر دفتر ہوں
مقبول روایت ایمۃ نہ قیاس	یعنی کہ فقط مطیع پیغمبر ہوں ٭

چونکہ ان رباعیوں میں تقلید و قیاس پر چوٹیں ہیں اسلیئے جی میں آیا کہ ان رباعیوں کا جواب لکھوں۔ چنانچہ اثناء شعر گوئی میں کبھی تقلید کبھی کبھی اجماع کبھی قیاس کے مشروع ہونے کے بارے میں کبھی تقلید پر اور بعض بعض مسائل حنفیہ پر جو وہابیوں نے اعتراض کیئے ہیں اُنمیں سے بعض بعض اعتراض کے جواب میں کبھی بعض بعض عقیدہ مردودِ وہابیان کے بیان میں کبھی وہابی لوگ جن آیتوں کے اور جن احادیث کے مصداق ہیں اُنکے بیان میں کبھی امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمہ اللہ تعالی کے فضائل میں رباعیاں موزوں کرتا اُن دنوں بعض احباب نے اصرار کیا کہ ان رباعیونکو جمع کرو کہ مقلدین کے لڑکے یاد کریں اور اُنسے فائدہ اُٹھائیں اور مری عدم فرصتی پر میرے ایک دوست نے نظر کرکے مجھپر مہربانی فرمائی کہ ان رباعیونکی مختصر سی شرح تحریر کی اور اس رسالہ کا نام نصرۃ المقلدین بالرد علی غیر المقلدین رکھا علماء دین اور احباب ہوش آگین سے یہ اُمید ہے کہ جہاں غلطی پاویں اصلاح فرماویں لان الانسان قلما یسلم من السہو والنسیان وباللہ اعتضد فیما اقصد اقول و بہ نستعین

وہابیوں کو جہل نے اُنکے ہلا	آمین کی ہے جہر پہ کیا کیا غوغا
قرآن سے ہے آمین کا اخفا ثابت	آمین ہے اسم خدا یا کہ دُعا

آمین سے یا اسم الٰہی مراد ہے یا دعا پس اگر آمین سے اسم الٰہی مراد ہو تو اس آیت قرآن شریف سے وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ اور یاد کر رب کو اپنے دل میں آمین کا

اخفا لازم آئیگا اور اگر آمین سے دعا مراد ہو تو اس آیت سے (اُدْعُوا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا
وَّخُفْیَۃً یعنے دعا کرو اپنے پروردگار سے زاری اور آہستگی سے) آمین کا اخفا
لازم ہوگا پس اخفای آمین قرآن شریف سے ثابت ہوگیا اور اخفائے آمین کے
بارے میں حدیثیں بھی وارد ہیں جنکی تفصیل کی گنجایش اس مختصر میں نہیں ہی
اور صحابہ کبار رضی اللہ عنہم کا اسپر عمل تھا ؎

افسوس کہ پاکے جاہلوں کو سیدھا	ان غیر مقلدوں نے گمراہ کیا ؛
مصداق ہیں سب غیر مقلد نساخ	ہے ذکر حدیث میں جو دجالوں کا ؛

صحیح مسلم میں ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ
دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم
وابائکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم یعنے ہونگے آخری زمانہ
میں فریب کرنے والے جھوٹے مکار لوگ لائینگے تمہارے پاس ایسی حدیثیں کہ
کہ نہ سنی ہونگی تمنے اور نہ تمہارے باپ دادوں نے سو بچاؤ تم اپنے کو اُن سے
اور اُن کو اپنے سے اسلئے کہ کہیں گمراہ نہ کردیں تم کو اور فتنہ و فساد میں نہ ڈالیں
تم کو انتہی اس حدیث کے مضمون کو جو شخص وہابیوں کے قول کے ساتھ ملاکے
دیکھیگا وہ بیشک سمجھ جائیگا کہ اس حدیث کے مصداق وہابی ہیں کہ وہ لوگ
ایسی ایسی حدیثیں لاتے ہیں کہ کسی نے سنی نہیں اور لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں ؎

وہابی کو اجماع سے انکار ہوا	اجماع میں گفتگو ہو مومن کو کیا
لا تجتمع کہا رسول حق نے	اور اتبعوا السواد الاعظم بھی کہا

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لا تجتمع امتی علی الضلالۃ یعنے نہیں مجتمع
ہوگی اُمت میری اوپر گمراہی کے اور فرمایا اتبعوا السواد الاعظم فمن شذ شذ
فی النار یعنے پیروی کرو تم بڑی جماعت کی پس جو اس جماعت سے جدا ہوگیا داخل

…یا وہ دوزخ میں انتہی ان دونوں حدیثوں سے اجماع کا حق ہونا ثابت ہوگیا

…بی نہیں حشر سے ڈرنے والا ÷	سمجھا ہے مگر نہیں وہ مرنے والا
…ے اماموں کو بُرا یہ کم بخت	مومن نہیں لعن و طعن کرنے والا

…ار الحق (تصنیف مولوی نذیر حسین باشندہ سورجگڑہ ضلع مونگیر ساکن جال…
…) وظفر مبین (تصنیف محی الدین جاٹ نومسلم پنجابی) وترجمان وہابیہ تصنیف
…انی قنوجی وغیرہ کتب… …ئل مصنفہ وہابیان طعن وتشنیع ایمہ مجتہدین
…ہم اللہ تعالیٰ سے بھری ہو… …یں اور یہ حدیث ترمذی میں ہے ÷
…ن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس المومن بالطعان
و لا باللعان و لا الفاحش و لا البذی یعنی
…عود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
…ے نہیں مسلمان طعن کرنے والا اور نہ لعنت کرنے والا اور نہ فحش کرنے والا اور نہ
…انتہی بس وہابی لوگ جو ایمہ مجتہدین و مقلدین پر لعن طعن کرتے ہیں اس
…کے مصداق ہیں ÷

…ی کہے جو فقہ کو اب پھینکا	ہوویگا قیامت میں منہ اُسکا ٹیڑھا
…ر میں فقہ کے ہے انکار حدیث	حضرت نے یفقہہ فی الدین کہا

…ی ومسلم میں ہے عن معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
…د اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین وانما انا قاسم واللہ یعطی
…معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو
…تعالیٰ خیر دینے کا ارادہ کرتا ہے اسکو دین میں فقیہ کردیتا ہے اور میں تو تقسیم کردیتا
…وں اور اللہ عطا کرتا ہے انتہی اس حدیث سے ثابت ہے کہ دین میں فقیہ کی
…ضرورت ہے کہ بغیر فقیہ کے شارع کے مقصود کو ہر شخص اچھی طرح سے سمجھ نہیں سکتا۔

وہابی کو شیطان نے جو سمجھایا — اللہ کے لئے جسم و مکان ٹھہرایا
اللہ نے کہا جو ابتغاء الفتنۃ — وہابی ہیں مصداق سمجھ میں آیا

رسالۃ الاحتوا علے مسئلہ الاستوا میں نام کتانی نے اللہ تعالیٰ کے لئے مکان و جسم یعنے منہ آنکھ ہاتھ پاؤں وغیرہ سب چیزیں ٹھہرائیں ہیں اور لکھا ہے کہ جو آیتیں اس بارے میں ہیں سب محکمات ہیں آیات متشابہات نہیں اور اُن آیات و احادیث میں تاویل کرنا نہیں چاہیے بلکہ ظاہر معنی پر عمل کرنا اور اعتقاد رکھنا چاہئے حالانکہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَاْوِیْلِهٖ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ یعنے جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ پیروی کرتے ہیں ظواہر معنی آیات متشابہ کے بغرض فتنہ انگیزی کے اور واسطے چاہنے حقیقت اُسکی کے حالانکہ حقیقت اُسکی اللہ ہی جانتا ہے انتہی بس مصداق اس آیت کے وہابی ہیں کہ وہ ظواہر معنی آیات متشابہات کی پیروی کرکے اللہ تعالیٰ کے لئے جسم و مکان ٹھہراتے ہیں اور اُس پر عمل کرنے کو اور اعتقاد رکھنے کو کہتے ہیں اور قرآن شریف کے معنی وہابی لوگ اپنی رائے سے بیان کرنیکے سبب سے اس حدیث کے بھی مصداق ہوئے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من قال فی القرآن برایہ فلیتبوا مقعدہ من النار جو شخص قرآن کے معنے اپنی رائے سے بیان کرے سو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لیوے ◆

وہابی گمراہ جو ہیں اہل ہوا — کہتے ہیں وہ قبر کی زیارت کو بُرا
جائز ہے زیارت مزارِ اقدس — من حج ولم یزرنی جو حضرتؐ نے کہا

کتاب منجی المومنین تصنیف قاضی محمد حسین میں لکھا ہے کہ کسی قبر نبی یا ولی کی زیارت کو دور سے جانا ناجائز ہے حالانکہ یہ حدیث صحیح غیر مجوزین زیارت مزار نبوی کے وعید میں وارد ہوئی ہے من حج ولم یزر قبری فقد جفانی یعنے جسنے حج کیا اور

زیارت نہ کی میری قبر کی سو بیشک اُسنے مجھپر ظلم کیا انتہی اور ظالموں کے حق میں اللہ تعالی نے لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ یعنے لعنت اللہ کی اوپر ظالموں کے ہو فرمایا ہے پس وہابی لوگ کہ غیر مجوزین زیارتِ مزارِ نبوی ہیں آیت وحدیث مذکورہ کے مصداق ہیں +

وہابی تیرے دل میں نہیں نور ذرا		اصحاب نبی کا فعل کیا سمجھے گا
سنت جو خلیفہ کی نہ مانی تونے		مصداق فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا کا ہوا

وہابی لوگ صحابہ رضی اللہ عنہم کے قول و فعل کو حجت نہیں کہتے چنانچہ بلاغ المبین میں لکھا ہے کہ قول صحابی کا حجت نہیں اور دراسات اللبیب تصنیف ملا معین وتحقیق الکلام تصنیف ابو عبد اللہ قصوری عرف غلام علی واعتصام السنۃ تصنیف مولوی عبد اللہ محمدی عرف جہاؤ وانتقاد الرجیح تصنیف ناکح ثانی میں حضرت صدیق اکبر اور دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو خاطی لکھا ہے یعنے اُنکے قول و فعل کو نہ مانا اور انتقاد الرجیح میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بسبب مقرر کرنے بیس رکعت تراویح کے مخترع بدعت ضلالہ ٹہرایا اور اعتصام السنۃ میں سنت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یعنے پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کرنے کو اور ڈہیلا لینے کو بدعت لکھا ہے یعنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سنت کو نہ مانا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اهتدیتم یعنے اصحاب میرے مثل ستاروں کے ہیں پس اُن میں سے جسکی پیروی کروگے ہدایت پاجاوگے اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا ہے عَلَیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین من بعدی یعنے لازم پکڑو تم طریقہ میرا اور طریقہ میرے خلفاء راشدین کا بعد میرے انتہی اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بہی فرمایا اقتدوا باللذین من بعدی ابی بکر وعمر یعنے اقتدا کرو اُن لوگوں کا جو بعد میرے ہیں یعنی ابو بکر و عمر کا ان حدیثوں سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے

لله خلفاء راشدین حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق و حضرت عثمان ذی النورین و حضرت علی رضی اللہ عنہم ہیں ۱۲

صحابی رضی اللہ عنہم کے اقتدا کا اور طریقہ خلفای راشدین رضی اللہ عنہم پر چلنے کا جو بدری تھے یعنے جنگ بدر میں حاضر تھے اور جنکے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے گئے ہیں اور جو عشرہ مبشرہ میں داخل تھے یعنی جنکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت میں جانیکی بشارت دی ہے خصوصاً حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے اقتدا کا حکم دیا ہے اور وہابی لوگ ان حدیثوں کے خلاف میں عمل کرتے ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فعل کو بدعت ضلالہ کہتے ہیں اور وہابیوں کے نزدیک بدعت وہ فعل ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہوا ہو اور ہر بدعت ضلالت ہے اور ہر ضلالت فی النار ہے یعنے انکے نزدیک ہر بدعتی ناری و دوزخی ٹھہرتا ہے اور اللہ جل شانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا یعنے نہیں پہنچتا کسی مسلمان مرد یا عورت کو کہ جب اللہ اور رسول اُسکا کسی امر کا حکم کردے یہ کہ پھر اُن کو کچھ اختیار ہو اپنے کام میں اور جو نافرمانی کرے اللہ اور اُسکے رسول کی پس وہ شخص گمراہ ظاہر ہو گیا انتہی اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ جو شخص خدا اور رسول کی نافرمانی کرے وہ گمراہ ظاہر ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو حکم کرتے تھے وہ مطابق حکم الٰہی کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث مندرجہ بالا میں جو حکم دیا ہے وہابی لوگ اُس پر عمل نہ کرنیکے سبب سے بلکہ برعکس اُسکے عمل کرنیکے سبب سے حسب منشائے آیت مذکورہ کے گمراہ ظاہر ٹھہر گئے +

وہابی سے کب ملیں مقلد دانا	ممنوع ہے ساتھہ اُنکے پینا کہانا
ساتھہ اُنکے نماز تک نہیں ہے جایز	اصحاب نبی کو جو محقر جانا

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ اختارنی واختارلی اصحابی

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ اخْتَارَنِیْ وَاخْتَارَ لِیْ اَصْحَابًا فَجَعَلَ لِیْ مِنْھُمْ اَنْصَارًا وَاَصْھَارًا وَاِنَّہٗ سَیَجِیْئُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یَنْتَقِصُوْنَھُمْ فَلَا تُوَاکِلُوْھُمْ وَلَا تُشَارِبُوْھُمْ وَلَا تُنَاکِحُوْھُمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَھُمْ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَیْھِمْ

یعنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی نے اختیار کیا مجھکو اور اختیار کیا میرے واسطے صحابہ کو پس گردانا اُن لوگوں کو انصار اور سسرال میری اور بیشک قریب ہے کہ آخر زمانہ میں ایک قوم ایسی آئیگی کہ محقر جانیگی اُن کو سو کہانا پینا اور آپسمیں اُنکے ساتھہ نکاح کرنا چھوڑ دو اور نہ نماز پڑھو ساتھہ اُنکے اور نہ اُنکے جنازے پر انتہی اس حدیث کے مصداق بھی وہابی لوگ ہیں کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شان میں برا بہلا کہتے ہیں چنانچہ تفصیل اسکی رباعی مندرجہ بالا کے تحت میں لکھی گئی اور اُس مقام میں جن کتابوں کا نام لکھا گیا ہی اُنہیں کتابوں میں یہ بھی لکھا ہی کہ حضرت ابوبکر رض حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھہ کینہ رکھتے تھے اور حضرت عمر رض حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بغض رکھتے تھے ان باتوں سے بڑھکے اور کونسی بات صحابہ کبار رضی اللہ عنہم کے محقر جاننے کی ہوگی نعوذ باللہ منہا ٭

وہابی کو شیطان نے جو گمراہ کیا — کعبہ میں وہ ہونگے ذلیل و رسوا
کہتے ہیں وہ ہمکو طعن سے اہل الرای — کیا غم ہے خدا نے اُولُوا الْاَلْبَاب کہا

وہابی لوگ ہم لوگوں کو یعنی مقلدوں کو اہل الرای کہتے ہیں اور ایمہ مجتہدین و فقہا کو جو قرآن وحدیث سے قیاس کرکے مسائل استنباط کرتے ہیں برا بہلا کہتے ہیں حالانکہ اللہ تعالی نے قرآن شریف میں اصحاب عقل ورای کی تعریف کی ہی آیت اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ ھَدٰھُمُ اللّٰہُ وَاُولٰٓئِکَ ھُمْ اُولُوا الْاَلْبَابْ یعنی وہی لوگ ہیں جنکو اللہ تعالی نے ہدایت کی اور وہی ہیں عقل والے وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّا اُولُوا الْاَلْبَابْ یعنے اور نہیں سمجھتے ہیں مگر عقل والے انتہی قرآن وحدیث کے ظاہر الفاظ کے معنے جو لوگ عربی جانتے ہیں بیشک سمجھتے ہیں مگر عقل والے یعنے مجتہدین و فقہا سمجھتے ہیں

مسائل استنباط کرتے ہیں اور لوگ ہرگز نہیں سمجھتے اور مکہ معظمہ میں مولوی نذیر حسین
وغیرہ گرفتار ہوئے اور توبہ کی اور بعض لوگ نکالے گئے اس کی تفصیل کی ضرورت
نہیں ہے کہ ساری دنیا میں یہ خبریں بذریعہ خطوط و اخبار و ملفوظ کے مشہور ہو گئیں
ہیں اگر کسی وہابی کو ان خبروں سے انکار ہو تو اسکو چاہیئے کہ وہ خود کعبۃ اللہ میں
جاکر دریافت کرے اور اپنے مذہب باطل کو ظاہر کرے پھر دیکھئے کیا نتیجہ ہوتا ہے
اب یہاں اک عقلی بات لکھی جاتی ہے کہ جب تک وہابی وغیرہ لا مذہب بظاہر مقلد
نہیں بنتے ہیں بیت اللہ یعنی مکہ معظمہ اور بیت النبی یعنی مدینہ منورہ میں جانے نہیں
پاتے اور گئے بھی تو رہنے نہیں پاتے پس بہشت بریں میں کیونکہ بغیر مقلد بنے کے
جانے پائیں گے کہ اللہ تعالی جب دنیا میں انکو یعنی وہابی وغیرہ کو بغیر مقلد بنے کے اپنے
گھر میں جانے نہیں دیتا اور رہنے نہیں دیتا تو بہشت میں کیوں جانے دیگا
اور رہنے دیگا +

کیا حال کہوں عالم وہابی کا وہ گزرے ہیں چند روز ہی اے ناسخ		کہتے ہیں مقلدوں کو از بسکہ برا جب شرک تقلید کو گمراہ کہا

بہت سی تاریخوں میں لکھا ہے کہ شیطان علیہ اللعنت سے پوچھا گیا کہ جس بندے
کو اللہ تعالی بہت بڑا مرتبہ عنایت کرے وہ اگر خدا تعالی کی نافرمانی کرے تو اسکی کیا
سزا ہے پس شیطان نے کہا کہ ایسے بندہ نافرمان کے گلے میں طوق لعنت ڈالدیا جائے
چنانچہ یہ حکم شیطان سے لکھوا لیا گیا اور جب اس نے حضرت آدم علیہ السلام کو
سجدہ کرنے سے انکار کیا تب وہ مورد لعنت ہوا اور اسکو نوشتہ دکھلا دیا گیا دوسری
بار فرعون سے بھی اسیطرح سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالی جس بندے کو عمدہ اونکے ساتھ
بڑی سلطنت عطا فرماوے اور وہ نافرمانی کرے تو اسکے لئے کیا حکم ہے فرعون
نے کہا کہ اسکو دریائے نیل میں ڈبو دیا جاوے فرعون سے یہ حکم بھی لکھوا لیا گیا ؎

بعد ازاں جب فرعون نے نافرمانی کی اور اُسکو دریائے نیل میں ڈبایا گیا اُسوقت
حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اُسکا لکھا ہوا حکم اُسکو دکھلایا اسکے بعد ایسا کوئی واقعہ
سُنا نہیں گیا لیکن چند روز کا زمانہ گزرا ہے کہ وہابیوں کے امام مولوی نذیر حسین
سورجگڑہی ساکن دہلی نے ایک فتوے پر یہ عبارت لکھکر تقلید معین کو جو
شخص ضلالت وگمراہی کہے وہ گمراہ ومردود ہے دستخط اور مہر کردی بعد ازاں
مولوی مذکور اور اُنکے پیرو تقلید کو شرک اور گمراہی کہتے ہیں اور مقلدوں کو گمراہ
ومشرک کہتے ہیں اب انشاءاللہ تعالیٰ مولوی مذکور کو اُنکے مرنیکے وقت یا قیامت
میں اُنکا لکھا ہوا حکم دکھلایا جائیگا اور مطابق اُسکے عمل میں آئیگا؛

ردیف باے موحدہ

وہابی جو کہلاتے ہیں یہ لامذہب — سچ پوچھو تو ان کا نہیں اصلاً مذہب
قرآن وحدیث سے نہیں کام انکو — ہے بدعت وشرک کفران کا مذہب

وہابیوں کا حقیقت میں کوئی مذہب نہیں ہے یہ اکثر قرآن وحدیث کے خلاف
عمل کرتے ہیں چنانچہ اجماع وقیاس کے بارے میں جو آیتیں اور حدیثیں آئیں
ہیں اور اسی رسالہ کے اور اور رباعیوں کے تحت میں لکھی گئی ہیں اور اور
آیت وحدیث کے خلاف میں بھی عمل کرتے ہیں اور منکر اجماع وقیاس مثل منکر
قرآن وحدیث کافر ہے اور علمانے وہابیوں کو مشرک وبدعتی وزندیق ورافضی و
باغی وداخل ہوا بھی لکھا ہے؛

ردیف تاے فوقانی

کیوں ہووے نہ اسکا دین وایماں غارت — ہے کفر کے بکنے میں اسے کیا جرأت
ہے قول یہ وہابی لامذہب کا — خاتم نہیں ہیں کل انبیا کے حضرت ﷺ

نصر المؤمنین تصنیف اخوند صدیق شاگرد مولوی نذیر حسین میں خاتم النبیین کے الف

لام کو عہد خارجی کا لکھا ہے جسکے یہ معنے ہوئے کہ بعض کے خاتم ہیں نہ سب کے
اس سے ظاہر ہے کہ وہابی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء
ہونے سے انکار کرتے ہیں نعوذ باللہ منہا ◦

کہتا ہے ہی عامل کتاب و سنت	وہابی جو ہے اہل ہوا و بدعت
اللہ نے قرآن میں کہا وَالْحِكْمَةَ	وہ ظاہر الفاظ پہ چلتا ہے وے

وہابی لوگ فقہ وفقیہ سے انکار کرتے ہیں اور ایمہ مجتہدین نے جو قرآن و حدیث
سے قیاس کرکے مسئلے استنباط کے ہیں اُن سے انکار کرتے ہیں اور صرف
ظاہر الفاظ پر دین کی بنا کو سمجھے ہوئے ہیں حالانکہ اللہ تعالی نے قرآن شریف
میں فرمایا ہے لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ
يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ط یعنے احسان کیا ہے
اللہ نے مومنوں پر جبکہ بھیجا اُن میں ایک رسول اُن میں سے کہ پڑھتا ہے
اُنپر آیتیں اُسکی اور تزکیہ کرتا ہے اُنکا اور تعلیم کرتا ہے اُن کو کتاب اور حکمت
انتہی اس آیت سے معلوم ہوا کہ دین کا دار و مدار فقط ظاہر الفاظ پر نہیں ہے
کیونکہ اللہ تعالی جل شانہ نے اس آیت میں کے درجے بیان فرمائی ہیں پہلا درجہ
تلاوت قرآن کا دوسرا درجہ تزکیہ نفس کا۔ تیسرا درجہ تعلیم قرآن کا چوتھا درجہ تعلیم
حکمت کا پس اس سے ثابت ہوا کہ علاوہ ظاہر الفاظ کے اور مدارج بھی ہیں ورنہ
تعلیم کتاب و تعلیم حکمت کے کیا معنے ہونگے کیونکہ ظاہر معنے تو ہر شخص عربی داں
سمجھ سکتا ہے اور لفظ یُعَلِّمُهُمْ سے معلوم ہوتا ہے کہ معنی دقیق ہوں گے کہ جو شخص
عربی جانتا ہے وہ بھی نہیں سمجھ سکتا اس لئے اُنکی تعلیم کے واسطے مجتہد
وفقیہ کا ہونا ضرور ہوا اور احادیث کا بھی وہی حال ہے کہ اُنکی تعلیم کے لئے بھی
مجتہد وفقیہ کا ہونا ضرور ہے ◦

اعراب میں پیرو کتاب و سنت وہابی تو جان ہیں وہ دین حق پر		اور ہیں وہ مقلدین صافی طینت فرمایا جو حضرت نے تقوم الساعۃ

صحیح مسلم میں بروایت حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ یہ حدیث وارد ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا یَزَالُ اَهْلُ الْعَرَبِ ظَاهِرِیْنَ عَلَی الْحَقِّ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ یعنے ہمیشہ رہیں کے تمام عرب کے لوگ قایم دین حق پر یہاں تک کہ قیامت قایم ہو جائیگی انتہی اس حدیث سے ثابت ہے کہ عرب کے لوگ دین حق پر قایم ہیں اور قایم رہیں گے اور وہ مقلد ہیں پس مذہب مقلدین حق ٹہرا اور مذہب غیر مقلدین باطل ہو گیا ۔

ردیف حائے مہملہ

پوتی کا وہ کر دیوینگے دادا سے نکاح نساخ نہیں بعید مطلق اُن سے		بیٹے کا بھی کر دینگے وہ آنا سے نکاح وہابیوں نے کیا ہے خالا سے نکاح

فتوای مہر کردہ مولوی نذیر حسین و مولوی عبد القادر میں لکھا ہے کہ سوتیلی خالہ سے یعنے جس کا باپ ایک ہو اور ماجدا جدا ہو اُسکے بہانجے کا نکاح درست ہے حالانکہ اہل سنت و جماعت کے نزدیک یہ نکاح درست نہیں ؛

ردیف خائے معجمہ

وہابی مجسم ہے ضلالت نساخ ؛ سنت ہی جو اَصْبَحَ ابو ذر نے کہا		کیوں جہوٹ کی اُسکو ہو نہ عادت النساخ شب بہر کی عبادت نہیں بدعت نساخ

ظفر مبین تصنیف محی الدین جاٹ نو مسلم میں شب بہر کی عبادت کو بدعت لکہا ہے اور لکہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر بہر میں کبھی تمام شب جاگے نہیں نسائی اور ابن ماجہ میں ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَصْبَحَ بِاٰیَةٍ وَالْاٰیَةُ

إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

یعنی کہا انہوں نے کہ کھڑے رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ صبح کردی ایک آیت میں اور آیت یہ ہے اگر تو عذاب کرے اُن پر پس وہ بندہ تیرے ہیں اور اگر بخش دے اُنکو پس تو غالب حکمت والا ہے انتہی اس حدیث سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام شب کا جاگنا اور عبادت کرنا ثابت ہوی

سو من کہیں اپنے کو ہزار اے ناسخ	سو من یہ نہو وینگے زنہار اے ناسخ
تو جان سے بتحقیق کہ وہابی ہیں	مصداق مشمر الازار اے ناسخ

وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ هٰذَا الْقَوْمُ مُشَمِّرُ الْإِزَارِ یعنے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قوم کی علامت مشمر الازار یعنی اُنکے پائینچے اونچے ہونگے اور یہ صفت تمام وہابیوں میں پائی جاتی ہے ۔

ردیف دال مہملہ

وہابی جو مان لیوے قرآن مجید	تقلید میں باقی نرہے گفت و شنید
اللہ نے کہا ہے فَسْئَلُوا اَهْلَ الذِّكْرِ	قرآں سے ہوگئی ہے ثابت تقلید

اللہ تعالی جل شانہ نے فرمایا فَاسْئَلُوا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

یعنی پس پوچھو اہل ذکر یعنی علم والوں سے کہ جو مجتہدین ہیں اگر تم کو علم نہو اس آیت سے سوائے مجتہدوں کے سب پر تقلید واجب ہوگی عموماً اور عامی پر تقلید واجب ہوگی خصوصاً ۔

جس راہ پہ چلتے ہیں یہ اہل تقلید	ہے وہ ہی رہ سنت و رہ توحید
اس راہ پہ جو چلا ہو گا گمراہ	پایگا نجات ہی یہ اللہ سے امید

ردیف رائے مہملہ

وہابی جو ہیں ایک گروہ کافر	کفر انکا ہے بو مسیلمہ سے بڑھکر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

شک کفر میں اُنکے کیا اب بند تو ہیں ــــ بہتان حرام کھانے کا حضرت ﷺ پر

کتاب اظہار حق فتوی مہر کردہ مولوی عطا محمد میں لکھا ہے کہ پنیر شلم جو سور کی پنیر مایہ
سے بنایا جاتا اسکا مشہور ہے یا اور چیزیں مثل جوزخ جنمیں سور کی چربی پڑنی
مشہور ہے جب وہ چیزیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتی تھیں تو آپ بلا
دریافت کھاتے تھے اس کتاب میں مولوی نذیر حسین وغیرہ وہابیوں کی مہریں
موجود ہیں ؛

وہابی ہے ایک فرقہ کج رفتار ــــ ہے دین سے نہ ایمان سے اسکو سروکار
تقلید کریگا شیخ نجدی کی مدام ــــ تقلید ابو حنیفہ سے ہے انکار

وہابیوں کی کجرفتاری اسی سے ثابت ہے کہ وہ لوگ بتقلید شیخ نجدی یعنی
عبد الوہاب نجدی برخلاف قرآن و حدیث کے عمل کرتے ہیں اور تقلید امام اعظم
رحمۃ اللہ علیہ سے بلکہ کل ائمہ مجتہدین کی تقلید سے انکار کرتے ہیں انکے دین
و ایمان میں علماء محققین کو گفتگو ہے ؛

وہابی گمرہ ہوں مسلمان کیونکر ــــ رکھتے ہیں رکابی کا مذہب یہ اکثر
کہتے ہیں کہ لحم اسب مکروہ نہیں ــــ ہم کیا کہیں دندان سگ گوشت خر

ظفر مبین تصنیف محی الدین جاٹ نومسلم میں لکھا ہے کہ گھوڑے کا گوشت
مطلقاً مکروہ نہیں حالانکہ گھوڑیکا گوشت کھانا حلال نہیں چنانچہ نسائی میں
روایت ہے عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم
يَقُولُ لَا يَحِلُّ اَكْلُ لُحُومِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ
یعنی خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے اپنے کانوں سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ گھوڑے اور خچر اور گدھے
کا گوشت کھانا حلال نہیں انتہے ؛

بیدین ہیں یہ غیر مقلد یکسر		کہلائیں مسلمان وہ لے ہیں کافر
قرآن کا خلاف کرتے ہیں یہ گمراہ		ایمان ہی تو بخاری و مسلم پر

وہابی لوگ بخاری و مسلم کی حدیث کے مقابلہ میں خصوصًا بخاری کی حدیث کے مقابلہ میں دوسری حدیث صحیح کو تو مانتے ہی نہیں آثار صحابہ کو بھی نہیں مانتے یہانتک کہ آیت قرآن کو نہیں مانتے یعنے اگر آیت قرآن کے خلاف میں بخاری میں کوئی حدیث آئی ہو تو اُسی حدیث پر عمل کرتے ہیں آیت قرآن پر عمل نہیں کرتے اور اگر اُن سے اس بارے میں گفتگو کیجے تو نعوذ باللہ اسطرحکے سخت الفاظ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کہتے ہیں کہ اگر یوں نہیں توکیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سمجھ میں نہیں آیا یا دیدہ ودانستہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت قرآن کا خلاف کیا چنانچہ جن آیتوں سے اخفائے آمین کا حکم نکلتا ہے وہابی لوگ اُن کو نہیں مانتے اور اُنکے خلاف عمل کرتے ہیں آیتہائے مذکورہ الف کی ردیف کی یک رباعی کے تحت میں لکھی گئیں اور اور بہت سی آیتیں ہیں جن پر بخلاف بخاری و مسلم وہابی لوگ عمل نہیں کرتے ہ

ناخ تھے تابعی امام صابر		اصحاب کو دیکھا تھا یہ تو ہے ظاہر
نام اُنکے ہیں معقل اور دو عبد اللہ		ہیں واثلہ عائشہ انس اور جابر

ع امام ابو حنیفہ کوفی رحمہ اللہ تعالیٰ ہ

ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے تابعے کی یہ تعریف بیان کی ہے کہ جس نے صحابی کو دیکھا ہو وہ تابعی ہے اور مذہب مختار یہی ہے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا طرف صحابی و تابعین کے ساتھ اپنے قول کے خوشخبری ہو اُس شخص کو کہ دیکھا اُس نے مجھکو اور اُس شخص کو کہ دیکھا اُس نے اسکو جس نے مجھکو دیکھا اور اقامتہ الحجتہ میں لکھا ہے کہ علماء ثقہ دار قطنی و ابن سعد و خطیب و ذہبی و ابن حجر و ولی عراقی و سیوطی و علی قاری و اکرم سندی و ابو معشر و حمزہ و یافعی و جزری و توریشتی و

ابن جوزی و سراج نے امام ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ تعالی کے تابعی ہونیکی تصریح کردی ہی
اور ابو معشر عبد الکریم بن عبد الصمد طبری شافعی نے لکھا ہی کہ فرمایا ابو حنیفہ نے کہ ملا میں
صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ انس بن مالک اور عبد اللہ بن انیس
اور عبد اللہ بن جزء زبیدی اور جابر بن عبد اللہ اور معقل بن یسار اور واثلہ بن الاسقع
اور عائشہ بنت عجرد ہیں پس امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کے تابعی ہونے میں مطلق شک
ہو نہیں سکتا تو وہابی لوگ جو اُنکے تابعی ہونے سے انکار کرتے ہیں یہ صرف تعصب
و حسد و بغض و جہالت و ضلالت کے سبب سے ہے اور اگر کوئی کہے کہ عبد اللہ بن انیس
الجہنی رضی اللہ عنہ صحابی مشہور کا انتقال قبل ولادت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالی کے
سن چون (۵۴ھ) میں ہوا ہے تو جواب اسکا یہ ہے کہ صحابہ میں عبد اللہ بن انیس
پانچ ہیں پس جن سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی ملے ہوں وہ اُن میں سے سوائے
جہنی کے اور کوئی ہوں گے کیونکہ امام صاحب نے نہیں فرمایا کہ وہ عبد اللہ بن انیس
جہنی سے ملے بلکہ صرف عبد اللہ بن انیس کہا ہے ؎

ہے جنکی صحیح پر تجھے اتنی نظر	اُنکا بھی ہنیں ہے تجھکو کچھ پاس مگر
کافر جو مقلد کو کہا وہابی	ٹھہرینگے محمد بخاری کافر

اشعار الحق تصنیف مولوی محمد یسین و ظفر مبین و اعتصام السنۃ وغیرہ کتب
مصنفہ وہابیان میں مقلدوں کو مشرک اور کافر لکھا ہے لیکن یہ نہ سمجھا کہ سب
مقلد اگر کافر ٹھہریں تو ہماری امام اور پیشوا اور مقتدا امام محمد ابن اسمعیل بخاری رحمہ اللہ
تعالی بھی معاذ اللہ مشرک و کافر ٹھہر جائینگے کہ وہ بھی مقلد امام شافعی تھے چنانچہ
مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ نے اپنی کتاب الانصاف فی بیان
سبب الاختلاف میں امام بخاری کے شافعی المذہب ہونیکے بارے میں جو عربی
عبارت لکھی ہے اُسکا ترجمہ یہ ہے جسطرح ابو جعفر طبری شافعی المذہب ہیں اسیطرح

امام محمد بن اسمعیل بخاری بھی مقلدین شافعیہ میں شمار کیے گئے ہیں اور جس شخص نے اُن کو طبقات شافعیہ میں ذکر کیا ہے وہ امام تاج الدین سُبکی ہیں اور انھوں نے فرمایا کہ امام محمد بخاری نے امام حمیدی سے علم فقہ سیکھا ہے اور امام حمیدی نے امام شافعی سے اور دلیل لائے ہیں ہمارے شیخ علامہ امام بخاری کے داخل ہونے پر شافعیہ میں ساتھہ مذکور ہونے اُن کے طبقات شافعیہ میں اور کلام امام نووی کا جو ذکر کیا ہمنے گواہی دے رہا ہے اسبات کی کہ امام بخاری شافعی المذہب ہیں +

کیا سمجھینگے وہ عقل جنکی ہے قاصر	سمجھیں گے وہ جو حدیث میں ہیں ماہر
مشروع جو ہے قیاس سن ای ناسخ	ہے نقل فقس الامُور سے بھی ظاہر

عمر رضی اللہ عنہ نے ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ کو جو خط لکھا تھا اُس سے بھی قیاس کا شروع ہونا ثابت ہوتا ہے چنانچہ دار قطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے کہ اَلْفَهْمَ اَلْفَهْمَ فِيمَا يَخْتَلِجُ فِي صَدْرِكَ مِمَّا لَمْ يَبْلُغْكَ فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ اِعْرِفِ الْاَشْبَاهَ وَالْاَمْثَالَ ثُمَّ قِسِ الْاُمُورَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَاعْمِدْ اِلٰى اَحَبِّهَا اِلَى اللّٰهِ وَاَشْبَهِهَا بِالْحَقِّ فِيمَا تَرَى الْحَدِيثَ یعنے سمجھہ سمجھہ کر چلنا اُس میں کہ خلجان کرے تمہارے قلب میں اُس سے کہ نہیں پہنچی تمکو کتاب اللہ اور حدیث میں پہچاننا اشباہ اور امثال کو پھر اُسوقت قیاس کرو اُمور کا پس قصد کرو طرف محبوب تر کے نزدیک خدا کے اور مشابہ تر اُسکے کے ساتھ حق کے اُس چیز میں کہ رائے لگاؤ انتہی +

ردیف زائے معجمہ

وہابی کو ہے بول کا پینا جائز	ہرگز نہیں ناسخ کبھی ناجائز
اصحاب و امام کو برا کہتا ہے	مذہب میں ہے اُسکے اُنسے کینا جائز

ظفر مبین تصنیف محی الدین جاٹ نومسلم میں بغیر ضرورت بول شتر کا پینا درست لکھا ہے کیوں نہو ہندوں کے مذہب میں گای کا پیشاب پاک اور ہند. و لوگ پیتے ہیں مصنف ظفر مبین جب ہندو تھے تب گای کا پیشاب پیتے ہوں گے اب جو وہابی ہوئے تو پیشاب کے پینے کا حوصلہ اور بڑہ گیا اس لئے گائے سے بڑے جانور یعنے شتر کے پیشاب کو بغیر ضرورت کے حلال ٹہرالیا اور وہابی لوگ جو صحابہ کی شان میں سخت و درشت الفاظ کہتے ہیں اور بکتے ہیں اسکا حال بالتفصیل الف کی ردیف کے دو رباعیوں کے تحت میں لکہا گیا وہابیوں کے رافضی ہونے میں کچہہ شک نہیں کہ یہ لوگ خلیفہ اول و ثانی کو برا بہلا کہتے ہیں اور وہابیوں کی سب کتابوں میں ایمہ مجتہدین کو برا بہلا لکھا ہے *

ردیف سین مہملہ

سن مجہہ سے ذرا بیان اجماع و قیاس	تبلاؤں تجہے نشان اجماع و قیاس
قرآن و حدیث سے ہے ثابت نساخ	زندیق ہیں منکران اجماع و قیاس

یہ آیت دلیل محکم اجماع ہے وَمَنْ يَّتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا یعنے جو کوئی چلے خلاف راہ جماعت مسلمانوں کی تو ہم اُسکو اُسی راہ ضلالت پر رکہیں گے اور ڈالدینگے اُسکو دوزخ میں اور وہ بہت بُری جگہہ ہے انتہے اور یہ حدیث بہی دلیل اجماع ہے ۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ اُمَّتِيْ اَوْقَالَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلٰى ضَلَالَةٍ وَيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ رواہ یعنے تحقیق اللہ نہیں جمع کریگا اُمت کو میری یا کہا بجائے اُمتی کے اُمت محمد کو اوپر گمراہی کے اور ہاتہ اللہ کا ہے اوپر جماعت کے اور جو شخص جدا ہوا اس جماعت سے داخل ہو گا دوزخ میں انتہی اور اس حدیث سے بہی اجماع کا ثبوت ہوتا ہے

وليس احد يفارق الجماعة شبرا فيموت الامات ميتة جاهلية

یعنے جو کوئی جماعت مومنین سے جدا ہو کر مر گیا تو جاہلیت کی موت مرا انتہی اور

یہ آیت دلیل قیاس ہے لعلمہ الذین یستنبطونہ منھم یعنے البتہ

جان لیتے اسکو وہ لوگ جو تحقیق کرتے ہیں اسکو ان میں سے انتہی اور یہ آیت بھی

دلیل قیاس ہے واتبعوا احسن ما انزل الیکم من ربکم یعنے پیروی کرو بہتر

اس چیز کی کہ اتارے گی طرف تمہارے پروردگا تمہارے سے انتہی اور اسی ردیف

کے اور اور رباعیوں کے تحت میں قیاس کی حدیثیں لکھی جائینگی ٭

وہابی جو اک گروہ ہی حق نشناس	ہے اسکو رسول کا نہ اصحاب کا پاس
منکر ہے قیاس کا یہ گمراہ ازل	ثابت ہی معاذ کی روایت سے قیاس

صحاح ستہ میں ہے عن معاذ بن جبل ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

لما بعثہ الی الیمن قال کیف تقضی اذا عرض لک قضاء

قال اقضی بکتاب اللہ قال فان لم تجد فی کتاب

اللہ قال فبسنۃ رسول اللہ فان لم تجد فی سنۃ

رسول اللہ قال اجتھد برایی ولا الو فضرب رسول

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی صدری وقال الحمد للہ

الذی وفق رسول رسول اللہ بما یرضی بہ رسول اللہ

یعنے معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے

یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو پوچھا مجھ سے کس طرح حکم کریگا تو جب تیرے پاس کوئی قضیہ

آویگا عرض کیا مینے حکم کرونگا کتاب اللہ سے فرمایا اگر نہ پائے تو کتاب اللہ میں اسکا

فیصلہ عرض کیا مینے حکم کرونگا سنت رسول اللہ سے فرمایا اگر نہ پائے تو جواب اسکا

سنت رسول اللہ میں عرض کیا مینے اسوقت اجتہاد کرونگا اپنی رائے سے اور نہیں

قصور کرونگا اس میں پس رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تحسین کر کے ہاتھ اپنا میرے سینے پر مارا اور فرمایا شکر ہے اللہ کا جس نے توفیق دی رسول اللہ کے قاصد کو اس امر کی جس سے راضی ہو گیا رسول اللہ کا انتہی اس حدیث سے قیاس ثابت ہوتا ہے اور اس حدیث کو ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے روایت کیا ہے ✤

وہابی ہے ناواقفِ اسرار قیاس	ہے سارے مقلدوں کو اقرار قیاس
حضرت نے کہا فاجتہد ای ناسخ	نادان ہی وہ اب کرے جو انکار قیاس

بخاری و مسلم میں ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا حَکَمَ الْحَاکِمُ وَاجْتَہَدَ وَاَصَابَ فَلَہٗ اَجْرَانِ وَاِذَا حَکَمَ فَاجْتَہَدَ وَاَخْطَأَ فَلَہٗ اَجْرٌ وَّاحِدٌ یعنے عبد اللہ ابن عمرو اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کہا دونوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت حکم کرے حاکم پس اجتہاد کرے اور صواب کو پہنچ جاوے تو اسکے لئے دو اجر ہیں اور جسوقت حکم کرے پس اجتہاد کرے اور خطا کرے تو اسکے واسطے ایک اجر ہے انتہی اور اجتہاد قیاس کو شامل ہے ✤

وہابیوں کو نہیں ہے اسلام کا پاس	کہتے ہیں برا قیاس کو حق نشناس
ہے قول نبی فَرِیْضَۃٌ عَادِلَۃٌ	اسے ہوا ثابت کہ ہے مشروع قیاس

ابوداؤد میں روایت ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعِلْمُ ثَلٰثَۃٌ اٰیَۃٌ مُّحْکَمَۃٌ اَوْ سُنَّۃٌ قَائِمَۃٌ اَوْ فَرِیْضَۃٌ عَادِلَۃٌ وَمَا ذٰلِکَ فَھُوَ فَضْلٌ ✤ یعنے عبد اللہ ابن عمر سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علم تین ہیں ایک آیت محکم دوسرا حدیث صحیح تیسرا احکام اجتہادی اور ماسوا انکے فضول ہے انتہی احکام اجتہادی سے قیاس کا مشروع ہونا ثابت ہے ✤

وہابی تو آدمی نہیں ہیں نسناس	کیا اُن کو حدیث نبوی کا ہو پاس
وہ اہل مدینہ کو برا کہتے ہیں	اور آیا ہے اَلْمَدِیْنَۃُ تَنْفِی النَّاس

وہابی لوگ عموماً کل مقلدین کو بدعتی و مشرک و کافر کہتے ہیں پس مدینہ منورہ کے لوگوں کو بھی بدعتی و مشرک و کافر کہا وہاں سوائے مقلدین کے اور کوئی نہیں ہے اور مدینہ منورہ کے شان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْمَدِیْنَۃُ تَنْفِی النَّاسَ کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ یعنے مدینہ نکال پھینکتا ہے برے لوگوں کو جیسے بھٹی نکال پھینکتی ہے لوہے کی میل کو انتہی اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوگیا کہ اہل مدینہ کا مذہب حق ہے کہ وہاں کفار لامذہب بھی رہنے نہیں پاتے بلکہ نکال دیے جاتے ہیں اور اسپر لطف یہ ہے کہ وہابی تمام مقلدوں کو مشرک و کافر و بدعتی بھی کہتے ہیں پھر اُنکو اپنی بیٹیاں بھی دیتے ہیں چنانچہ **مولوی نذیر حسین** پیشواء غیر مقلدین نے اپنی پوتی یعنے مولوی شریف حسین کی وہ بیٹی کہ جسکا نکاح مولوی عبداللہ صاحب ٹونکی سے کیا تھا اُسکو اُس مرد متقی دیندار سے بغرض دنیا طلاق دلاکر میاں نظام الدین صاحب ولد کالے صاحب کے بھانجے میاں احمد ولد عبدالسلام چشتی نظامی سے نکاح کیا کہ جنکے ہاں نہ صرف مولود و فاتحہ عرس و گیارہویں و قوالی ہوتی ہے بلکہ دولہا میاں کو چنداں شریعت کا بھی پاس نہیں ہے کسقدر روپیہ دیکھکر بڑی آرزو کے ساتھ پوتی کو دیا اور تمام رسوم بدعات و منکرات میں شریک ہونا منظور کیا اللہ رے بے دینی یا تو یہ دعوی اور یا یہ افعال الہی توبہ الہی توبہ اس سے بڑھکر وہ جو کچھ فتوا دینے میں لینے کا معاملہ ہے اُسکو تو دہلی کا ہر کہ و مہ خوب جانتا ہے +

ردیف عین مہملہ

مومن کو ہے اقرار قیاس و اجماع	سمجھا ہی وہ اسرار قیاس و اجماع

قرآن وحدیث کا ہے منکر۔ نساخ		جسکو کہ ہے انکار قیاس واجماع

منکر قیاس واجماع منکر قرآن وحدیث ہے کیونکہ قرآن وحدیث سے قیاس واجماع ثابت ہے چنانچہ وہ آیات واحادیث جن سے قیاس واجماع کا ثبوت ہوتا ہے الف اور سین اور نون اور ہائے ہوز ویائے تحتانی کی ردیف کے چند رباعیوں کے تحت میں لکھی گئیں ائمہ مفسرین نے لکھا ہے کہ منکر نص قرآن وحدیث واجماع وقیاس کافر ہے اور بعض نے منکر اجماع وقیاس کو رافضی وزندیق لکھا ہے +

ردیف فا

ثابت ہی کتابوں سے مقلد تھے سلف		پیدا ہوئے اس زمانہ میں ایسے خلف
تقلید کو کہتے ہیں کہ ہے شرک وحرام		حق مذہب حق کا کر دیا حیف تلف

ظفر مبین وغیرہ کتب مصنفہ وہابیان میں تقلید کو شرک اور حرام لکھا ہے حالانکہ تمام اولیاء اللہ وعلماء دین جو گزرے ہیں مقلد تھے انکی تفصیل کی ضرورت نہیں کہ سب جانتے ہیں اور ہزاروں کتابیں انکی شہادت دے رہی ہیں +

ردیف قاف

وہابی کے دلوں میں از حد ہی نفاق		کیونکہ نہ دروغگوئی میں ہو ویں طاق
نساخ خدا نے جو کہا قرآن میں		وہابی ہیں اِلَّا کَذِبًا کے مصداق

وہابی لوگ کہتے ہیں کہ مقلدین قرآن وحدیث پر عمل نہیں کرتے حالانکہ کوئی مسئلہ مستنبطہ ائمہ مجتہدین کتاب وسنت کے خلاف نہیں پس وہابیوں کا قول جھوٹ ہے اور وہابی اس آیت کے مصداق ٹھہر گئے کَبُرَتْ کَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ یَّقُوْلُوْنَ اِلَّا کَذِبًا ۔ یعنے کیا بڑی بات ہوکر نکلتی ہے انکے منہ سے سب جھوٹ ہے جو کہتے ہیں انتہے +

وہابی جو ہیں اہل ہوا اہل نفاق +		کذاب یہ ٹھہرے ہیں میان آفاق

وہابی ہی اس حدیث کے ہیں مصداق		حضرتؐ نے کہا فاجتنبوا وعادوا

علماء وہابی برخلاف سلف دین میں نئی نئی باتیں نکالتے ہیں اور سنت کا نام لیکر جہلائے مقلدین کو بہکاتے ہیں پس علماء وہابی حدیث مندرجہ ذیل کے مصداق ہو گئے کتاب مجمع الزوائد میں طبرانی نے عبداللہ ابن عمر سے روایت کی ہے

قَالَ واللہ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ لَیَکُوْنَنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ دَجَّالُوْنَ وَبَیْنَ یَدَیِ الدَّجَّالِ کَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ اَوْ اَکْثَرُ فَقُلْنَا مَا اٰیَاتُہُمْ قَالَ یَاْتُوْنَکُمْ بِسُنَّۃٍ لَمْ تَکُوْنُوْا عَلَیْہَا لِیُغَیِّرُوْا بِہَا سُنَّتَکُمْ وَدِیْنَکُمْ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْہُمْ فَاجْتَنِبُوْا وَعَادُوْا

یعنی کہا انہوں نے قسم اللہ کی سنا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ قریب قیامت کے آخر زمانہ میں نکلیں گے دجال اور قریب زمانہ دجال کے یک جھوٹا فرقہ تیس یا زاید آدمیوں کا ظاہر ہوگا سو عرض کیا ہمنے یارسول اللہ کیا علامتیں ہیں اس فرقہ کذاب کی فرمایا کہ لاوینگے وہ یعنے سکھائینگے تم کو ایک نیا طریقہ کہ تم اس طریق پر نہ ہوگے اور اسکو سنت کہکے تم لوگوں کو دہوکا دینگے تاکہ بدل ڈالیں اسکے سبب سے تمہاری سنت نبوی اور دین اسلام کو جسپر تم عمل کرتے ہو اور ثابت قدم ہو ہیں جب دیکھو تم اس قوم کذاب کو تو دور ہو ان سے اور ان کو دین کا دشمن جانو اور ان سے عداوت رکھو انتہی اس حدیث کو جو شخص وہابیوں کے قول و فعل سے ملا کر دیکھیگا وہ صاف سمجھ جائیگا کہ مصداق اس کے علماء وہابی ہیں ٭

فاسق کا نہو وے کیونکہ انپر اطلاق ہیں اسکے امام ابو حنیفہ مصداق		کہتے ہیں امام کو برا اہل نفاق حضرتؐ نے کہا جو رجل من فارس

وہابی لوگ جس حدیث کے مطابق فاسق ٹھہرتے ہیں وہ حدیث میم کی ردیف کی ایک

رباعی کے تحت میں لکھی گئی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لو کان الدین معلقا بالثریا لتنا ولہ رجل من فارس یعنی اگر دین ثریا پر ہوتا تو بھی یک شخص فارس کا اُسکو لے لیتا انتہی اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مصداق اسکے سوائے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے اور کوئی نہیں اور اکثر علمار کا اسپر اتفاق ہے ‌.

وہابی کو جو عقل نہیں ہے مطلق	ناحق سکے یہ کر رہے ہیں ہر دم حق حق
کہتے ہیں بُرا یہ اہل مکہ کو ۔ رسول	فرماتے ہیں جسکی شان میں جاء الحق

وہابی لوگ کعبۃ اللہ کے طریقہ تقلید ایمہ اربعہ کو اور چاروں مصلوں کی تعیین کو بدعت وضلالت کہتے ہیں اور وہاں کے باشندے یعنے مقلدین کو مشرک اور بدعتی کہتے ہیں حالانکہ مکہ معظمہ کے شان میں یہ حدیث وارد ہے

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَکَّۃَ وَحَوْلَ الْکَعْبَۃِ ثَلٰثُ مِائَۃٍ وَسِتُّوْنَ صَنَمًا فَجَعَلَ یَطْعَنُھَا بِعُوْدٍ فِیْ یَدِہٖ وَیَقُوْلُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا متفق علیہ یعنی روایت ہے عبد اللہ ابن مسعود سے کہ داخل ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں درحالیکہ گرداگرد کعبہ کے تین سو ساٹھ (۳۶۰) بت تھے سو آنحضرت کونچا دیتے تھے اُن بتوں کو لکڑی سے جو ہاتھ میں آپ کی تھی اور فرماتے تھے کہ آگیا دین اسلام اور نکل بھاگا کفر باطل بیشک کفر بالکل نکل بھاگنے والا ہے انتہی اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مکہ معظمہ میں دین اسلام رہا اور وہاں سے کفر بھاگ گیا یعنی وہاں کفر رہنے نہیں پاتا کفار و بانی لامذہب وہاں رہنے نہیں پاتے بھاگ آتے ہیں یا نکال دیئے جاتے ہیں اس حدیث سے مکہ معظمہ کے رہنے والوں کا جو مذہب حق ہے یہ بھی ثابت ہوتا ہے اور ایک بار یک بات یہ بھی لکھنے کے قابل ہے کہ تمام مقامات متبرکہ قدیمہ اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ

وسلمان مثل بیت المقدس شام و مکہ معظمہ مدینہ منورہ وغیرہا مقلدین کے قبضہ میں
ہیں اور مطابق آیتہای مندرجہ ذیل کے مقلدین ہی اللہ تعالی کے نیک بندے
ٹھہرتے ہیں کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ
الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ۝ یعنی بیشک لکھدیا ہے ہمنے زبور میں بعد نصیحت
کے کہ آخر مالک ہوں گے زمین بیت المقدس کے میرے نیک بندے اور فرمایا اللہ
تعالی نے إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ ۝ یعنی مسجد الحرام کے مالک وہی ہیں جو
پرہیزگار ہیں انتہی ان دونوں آیتوں سے ثابت ہے کہ بیت المقدس اور مسجد الحرام
کے مالک اللہ تعالی کے پرہیزگار اور نیک بندے ہیں اور نہیں ہیں مالک اُن
مقاموں کے مگر مقلدین اب ذرا بھی جس کو عقل ہوگی وہ سمجھے گا کہ اللہ تعالی کے
قول کے مطابق مالک بیت المقدس و مسجد الحرام یعنے مقلدین کا مذہب حق ہوگا
نہ کہ اُنکے مخالفین وہابی اور غیر مقلدین وغیرہ کا ۞

ردیف کاف فارسی

وہابیوں میں پاتے ہیں ہم عادت گرگ	صورت تو ہی بھیڑ کی سی اور سیرت گرگ
حضرت نے کہا ہے اُنکی نسبت نساخ	ہووےگا دل اُنکا سخت تر صورت گرگ

ترمذی میں ہے قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ يَخْتِلُونَ
الدُّنْيَا بِالدِّينِ يَلْبَسُونَ لِلنَّاسِ مِنْ جُلُودِ الضَّانِ مِنَ
اللِّينِ أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلَى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الذِّئَابِ
یعنی فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے نکلیں گے آخر زمانہ میں ایسے مرد کہ حاصل کریں گے
دنیا کو بذریعہ دین کے لوگوں کے دکھاوے کو پہنینگے لباس پوست میش کا نرم زبانیں
اُن کی زیادہ شیریں ہونگی شکر سے لیکن دل اُنکے مثل بھیڑیوں کے ہونگے انتہی
وہابی لوگ بھی شیریں کلامی سے لوگوں کو بہکاتے ہیں راہ راست سے اور جب

موقع پاتے ہیں دین میں خرابی ڈالتے ہیں دل اُنکے بہت سخت اور بیرحم ہوتے ہیں پس حدیث مذکورہ وہابیوں کے حق میں وارد ہے ؛

ردیف لام

کہتا ہے کہ ہرگز نہیں معصوم رسول
فاروق کو بدعتی کہے نامعقول
کرتا ہے اماموں پہ تبرہ ہر دم
وہابی کی توبہ نہیں ہونے کی قبول

تحقیق الکلام فی مسئلۃ البیعۃ والامام تصنیف ابو عبد اللہ قصوری عرف غلام علی میں لکھا ہے کہ سب افعال و اقوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریعی محمود نہیں اور عصمت مطلق آپ کے واسطے ثابت نہیں حالانکہ یہ بات عقیدہ اہل سنت وجماعت کے خلاف ہے اور الف کی ردیف میں ایک رباعی کی تحت میں اُن کتابوں کا پتہ نشان لکھا گیا ہے جن کتابوں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بدعتی لکھا ہے اور ایمہ مجتہدین کو برا کہا ہے بعض علماء نے لکھا ہے کہ وہابی کی توبہ قبول نہ ہوگی ؛

وہابی جو ہے ایک فریق جاہل ؛
کیوں ہووے نہ اُسکا دین و ایمان باطل
کیا اُسکا عقیدہ ہی بُرا کہتا ہے ؛
حضرت کو نہ تھی عصمت مطلق حاصل

جس کتاب میں یہ مضمون ہے اُسکا پتہ نشان اسی ردیف کے رباعی اول کے تحت میں لکھا گیا ہے ؛

وہابی ہے ایک فرقہ نامقبول ؛
ہر بات ہے اس فریق کی نامعقول
مردود نہ ہووے کس لئے کہتا ہے
محمود نہیں تمام افعال رسول ؛

اس کتاب میں یہ مضمون ہے اُسکا پتہ نشان اسی ردیف کے رباعی اول کے تحت میں لکھا گیا ہے ؛

وہابی کے جو عقل ہوئی ہے زائل
کیوں کفر کے کہنے پہ نہ ہووے مائل
اسلام سے کس لئے نہ ہووے خارج
حضرت کے نہیں ہے معجزوں کا قائل

دلیل محکم تصنیف مولوی نذیر حسین میں لکھا ہے کہ حدیث احاد سے سوائے حدیث متواتر کے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ثابت نہیں ہوتا اس سے ظاہر ہے کہ وہابی مثل یہود و نصاریٰ کے معجزات رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی منکر ہیں کیونکہ سوائے قرآن کے اور معجزے حدیث متواتر سے ثابت نہیں ٭

وہابیوں سے بڑھکے نہیں نامعقول حضرتؐ سے عداوت ہی انہیں کہتے ہیں		جو بات ہے اُنکی وہ ہی مذموم و فضول ہے شرک زیادہ ہو اگر حب رسول

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تحقیق الکلام تصنیف ابو عبداللہ قصوری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ محبت رکھنے والے کو شرک لکھا ہے نعوذ باللہ منہا حالانکہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبت رکھنا دلیل ایمان ہی عن انس رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ نَفْسِہٖ وَمَالِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ یعنے روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ نہیں مومن ہوگا ایک شخص تم میں کا یہاں تک کہ ہوں میں زیادہ دوست طرف اُسکے نفس سے اُسکے اور مال سے اُسکے اور فرزند سے اُسکا ور والد سے اُسکے اور تمام لوگوں سے انتہے ٭

وہابی جو ہیں اہل ضلالت جاہل اللہ نے نکالا اُنہیں اپنے گھر سے		کمبخت اماموں کے جو نہیں قائل یہ فرقہ ناجی میں نہیں ہیں داخل

وہابیوں کو تمام علمار اسلام نے اہل ضلالت میں شمار کیا ہے اور حقیقت میں وہ ایسے ہی ہیں سنہ ۱۲۲۱ ہجری میں پیرواں شیخ نجدی محمد بن عبدالوہاب نجدی نے خروج کر کے حرمین شریفین پر چڑہائی کی لیکن اللہ تعالیٰ نے اونکو اپنے گھر میں اور اپنے نبی کے گھر میں رہنے ندیا بلکہ وہان سے اونکو نکالدیا اگر وہ گروہ راہ راست پر فرقہ

ناجیہ میں ہوتے تو کبھی اللہ تعالیٰ اُنکو اپنے اور اپنے نبی کے گھر سے نہ نکالتا اور غیروں کو وہاں رہنے نہ دیتا مگر یہ بات ایک بارگی عقل سلیم کے خلاف ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے دشمنوں کو اپنے گھر میں رہنے دے اور اپنے دوستوں کو اپنے گھر سے نکالدے پس جب بیت اللہ اور بیت النبی میں صرف مقلدین رہتے ہیں اور غیر مقلدین وغیرہ وہاں رہنے نہیں پاتے اور نکالدئے جاتے ہیں تو ظاہر ہے کہ اہل مکہ معظمہ و مدینہ منورہ مذہب حق پر ہیں اور اُن میں وہاں رہنے کی صلاحیت ہے اور غیر مقلدین وغیرہ مذہب حق پر نہیں ہیں اور وہاں رہنے کی صلاحیت نہیں رکھتے اسلئے اللہ تعالیٰ اُنکو وہاں رہنے نہیں دیتا اور وہاں سے نکال دیتا ہے ؎

ردیف میم

ایمان کا نہیں ہے قلب میں اُنکے مقام	ہے صرف زباں پہ اُنکے اللہ کا نام
نساخ نہیں ہے شک کہ وہابی ہیں	مصداق حدیث سُفَہاءُ الاَحلام

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ فِی اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ اَحْدَاثُ الاَسنان سفہاء الاحلام یَقُولُونَ مِنْ خَیْرِ قَوْلِ الْبَرِیَّۃِ یَقْرَؤُنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَھُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّہْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ اَلْحَدِیْث مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

یعنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلیگی آخر زمانہ میں ایک قوم کم سن کم عقل زبان زد ہوگا اُنکے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یعنی بغیر حدیث کے کلام نکرینگے) پڑھیں گے قرآن کو نہ اُترے گا اُنکے حلق سے نیچے (یعنی قرآن پر حقیقت میں عمل نکرینگے) نکل جاوینگے دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہے کمان سے انتہے اب جو شخص وہابیوں کے قول و فعل کو بنظر غور دیکھیگا وہ صاف سمجھ جائیگا کہ وہابی حدیث مذکور کے مصداق ہیں

وہابی ہے ایک فرقہ نافرجام	دیتا ہے اماموں کو ہمیشہ دشنام

کیا فسق میں اُس کے اب کسیکو ہو کلام	فاسق ہے وہ بیشک جو کرے سب امام

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سباب المسلم فسوق یعنے سب مسلم فسق ہے انتہے پس جو شخص سب امام کریگا بطریق اولی فاسق ہوگا یہ حدیث تیسیر میں ہے

محمود ہے گفتار سواد اعظم	سنجیدہ ہے رفتار سواد اعظم +
فی النار گریگا بے یقین ای ناسخ	وہابی کو انکار سواد اعظم

حدیث سواد اعظم الف کی ردیف میں ایک رباعی کے تحت میں لکھی گئی +

معصوم جو ہیں نبی نہیں یہ معلوم	وہابی کا ہے عقیدہ از حد مذموم +
کہتا ہے کہ انبیاء جو گذری ہیں تمام	احکام میں دین کے نہیں ہیں معصوم

کتاب رد تقلید بکتاب المجید تصنیف مولوی محمد حسین خاں مہر کردہ مولوی نذیر حسین میں مصنف اُسکے انبیاء علیہم السلام سے تبلیغ احکام دین میں بھول چوک کے قائل ہوئی ہیں حالانکہ انبیاء علیہم السلام تبلیغ احکام دین میں معصوم ہیں +

اٹھارہ کروڑ ہیں کل اہل اسلام	ہیں چودہ کروڑ تابع حکم امام
ہیں چار کروڑ میں بہتر فرقے	نادان کو اب ہوا سواد اعظم میں کلام

عقلای زمان نے جو مردم شماری کی ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ سارے جہان میں اٹھارہ کروڑ مسلمان ہیں اُن میں چودہ کروڑ مقلدین ائمہ اربعہ ہیں باقی چار کروڑ میں اسلام کے اور بہتر فرقے ہیں اس مردم شماری سے بھی اہل سنت وجماعت یعنے مقلدین جو مصداق حدیث سواد الاعظم کے ہیں یہی ثابت ہوتا ہے اور حدیث سواد اعظم ردیف الف میں ایک رباعی کے تحت میں لکھی گئی +

وہابی ہے ایک فرقہ بد انجام	ہوویگا ضرور اُن کا جہنم میں مقام
اب کسکو ہو اسکے کفر والحاد میں شک	تقلید کو کہتا ہے یہ شرک اور حرام

ظفر مبین تصنیف محی الدین جاٹ نو مسلم اور اور کتب مصنفہ وہابیان میں تقلید کو

شرک اور حرام لکھا ہے اور ایمہ دین و اولیاء اللہ و علماء اسلام کو جو مقلد تھے کافر اور مشرک کہا پس اس فرقہ کے کفر و الحاد میں کیا شک کہ قرآن و حدیث سے تقلید کا ثبوت ہوتا ہے چنانچہ جس آیت سے تقلید نکلتی ہے وہ آیت دال کی ردیف میں ایک رباعی کے تحت میں اور جس حدیث سے تقلید نکلتی ہے وہ حدیث الف کے ردیف میں ایک رباعی کے تحت میں لکھی گئی ۔

اعلے ہے امام ابو حنیفہ کا مقام	برحق وہ امام تھے نہیں اسمیں کلام
شاخ بخاری اور مسلم دونوں	سن لیجئے ہیں بالواسطہ شاگرد امام

مرقات شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے کہ امام مالک اور امام محمد رحمہم اللہ تعالی امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں اور امام شافعی رحمتہ اللہ تعالی امام مالک صاحب اور امام محمد صاحب کے شاگرد ہیں اور امام احمد رحمتہ اللہ علیہ امام شافعی صاحب کے شاگرد ہیں اور امام محمد ابن اسمعیل بخاری و امام مسلم رحمتہ اللہ علیہما امام احمد صاحب کے شاگرد ہیں پس یہ دونوں بزرگ بالواسطہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے شاگردوں میں ہیں اور اسی لئے امام اعظم کو ابو الایمہ لکھا ہے ۔

وہابی سے ہووے مرد کو نفرت تام	خوش ہو کے مخنث اسے ٹھہرائیں امام
عورت کو ہو رشک جب کہے وہابی	مردوں پہ فقط سونے کا زیور ہی حرام

طریقہ محمدیہ و فتح المغیث میں لکھا ہے کہ مرد پر سونے کا زیور حرام ہے ۔ اور چیزوں کا پس اس سے ظاہر ہے کہ مرد کو سوائے سونے کے چاندی وغیرہ کا زیور پہننا درست ہے اور جب وہابیوں کو چاندی وغیرہ کا زیور پہننا درست ہوا تو ضرور وہ لوگ پہنتے ہونگے پس بیشک مردوں کو انسے نفرت کلی ہوگی کہ مرد ہو کر عورتوں کی صورت بناتے ہیں اور مخنث وہابی سے خوش ہونگے کہ وہابی انکی جنس میں شامل ہوا اور وہ لوگ وہابی کو اپنا امام بنائینگے کہ کیا عمدہ اجتہاد کیا ہے اور عورتوں کو بیشک رشک ہوگا کہ انکی حقوق میں

وہابی شریک ہو گیا +

ردیف نون

سنت سے اگر کچھ تجھے انکار نہیں
دوزخ میں چلا جائیگا اے وہابی

اجماع کا پھر کس لئے اقرار نہیں
معلوم حدیث شذ فی النار نہیں

یہ حدیث الف کی ردیف میں ایک رباعی کے تحت میں لکھی گئی +

ہے نجد میں خاص تیغ نجدی کا مکان
اور نجد کے حال میں نبی نے ناسخ +

وہابی تمام آپ پہ لائے ایمان
فرمایا بِھَا یَطلعُ قَرنُ الشَّیطَان

صحیح بخاری میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نجد کی نسبت رسول اللہ صلعم نے فرمایا ھُنَاکَ الزَّلَازِل وَالفِتَنُ وَبِھَا یَطلعُ قَرنُ الشَّیطَان یعنے ملک نجد میں زلزلہ اور فتنہ اٹھیں گے اور اس سے نکلے گی امت شیطان کی انتہی اور اس سے کسیکو انکار ہو نہیں سکتا کہ مطابق اس پیشین گوئی کے بارہ سو برس کے بعد گروہ وہابی پیرو محمد بن عبد الوہاب نجدی نجد سے نکلا اور ہزاروں طرح کے فتنے برپا کئے جنکا حال تفصیلی تاریخوں میں مندرج ہے ساتھ اسکے امت شیطان اپنے عقیدہ فاسدہ سے توبہ نہیں کرتے

وہابیوں نے نیا نکالا مضمون
جو شخص امام کو ضرر پہنچائے

کہتے ہیں امام کو برا ہی یہ جنون
ناسخ وہ بے شبہ و شک ہی ملعون

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ملعون من ضار مومنا یعنے ملعون ہے جس نے ضرر پہنچایا مومن کو تو جس نے برا کہہ کے امام کو ضرر پہنچایا وہ بیشک بطریق اولیٰ ملعون ہے یہ حدیث تیسیر میں ہے اور وہابیوں کی تمام کتابوں میں ائمہ اربعہ کو برا بھلا کہا ہے خصوصاً امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ کو +

ہے بات عجب مذہب وہابی میں
وہابی ہی رافضی ہے جو کہتا ہے

بول اٹھتا ہی جو آتا ہے اسکے جی میں
رجعت ہو گی زمانہ مہدی میں

دراسات اللبیب تصنیف ملا معین میں لکھا ہی کہ جو لوگ بغیر حاصل کرنے ملاقات حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے انکی محبت میں مرگئے ہیں وہ بحکم خدا تعالی قبل قیامت کو زندہ ہو کر انسے مستفید ہونگے اس سے معلوم ہوا کہ وہابی بھی مثل رافضی رجعت کے قائل ہیں حالانکہ مسئلہ رجعت مردود ہے

وہابیون کو تو خوب پہچانتے ہیں ۔ جیسا ہی عقیدہ انکا ہم جانتے ہیں
کب قول امام و تابعی یہ مانیں ۔ اصحاب کا قول یہ نہیں مانتے ہیں

بلاغ المبین میں لکھا ہی کہ قول صحابی کا حجت نہیں اس رباعی کے متعلق اور باتیں الف کی ردیف میں ایک رباعی کے تحت میں لکھی گئیں ؂

ردیف ہائی ہوز

وہابی ہوا اجماع سے کیونکر آگاہ ۔ اللہ نے کر دیا ہے اسکو گمراہ
قرآن سے نکلتی ہے دلیل اجماع ۔ ہی کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ قول اللہ

اللہ تعالی فرماتا ہے کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنی ہو تم بہتر امت جو نکالی گئی ہو واسطے لوگون کے انتہی یہ آیت دلالت کرتی ہے اوپر شرعیت اجماع کے ؂

تو اپنے کو دیکھ اپنی گفتار کو دیکھ ۔ وہابی قیاس کے پھر انکار کو دیکھ
قرآن سے قیاس کی نکلتی ہے دلیل ۔ تو فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ کو دیکھ

یہ آیت فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ یعنے پس عبرت پکڑو ای آنکھوں والی انتہی شرعیت قیاس کی دلیل قاطع ہے ؂

وہابی کا مونہہ ہوگا قیامت میں سیاہ ۔ کہتا ہی جو کثرت عبادت کو گناہ
آیا ہے جو حَتّٰی تَوَرَّمَ قَدَمَاہُ ۔ حضرت کی ہی کثرت عبادت پہ گواہ

محی الدین ہندوی نو مسلم نے ظفر المبین میں لکھا ہی کہ امام اعظم رحمہ اللہ تعالی ہر شب جو ہزار رکعت نماز پڑہتے تھے تو اپنے آپ کو ایک بھاری تکلیف اور مشقت میں ڈال رکھا تھا کہ یہ بدعت ہی خلاصہ یہ کہ کثرت عبادت بدعت ہی حالانکہ بخاری میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَقُوْمُ لِیُصَلِّیَ حَتّٰی تَرِمَ قَدَمَاہُ فَیُقَالُ لَہٗ فَیَقُوْلُ اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا یعنی رسول اللہ صلعم کہڑے ہوا کرتے نماز پڑہنے کو یہان تک کہ ورم کر جاتے دونو قدم آپکے پس کہا جاتا آپسے پس فرماتے کیا میں بندہ شکر گزار ہوں انتہی اس حدیث سے کثرت عبادت آنحضرت صلعم کی

ثابت ہی ورنہ پاوں میں ورم ہونا پاؤں کا ورم کر جانا دلیل بین کثرت عبادت کی ہی ❊

وہابی کو شیطان نے کیا ہے گمراہ ۔ کہتا ہے کہ کثرت عبادت ہے گناہ
اسلام کا تو دعوی عقیدہ ایسا ۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللہِ

ظفر مبین میں کثرت عبادت کو بدعت لکھا تفصیل اسکی رباعی مرقوم بالا میں ہی اور نسائی میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کَانَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی حَتّٰی تَزِمَ قَدَمَاہُ یعنی رسول اللہ صلعم نماز پڑہتے تھے یہانتک کہ پاؤں آپکے پہٹ جاتے تھے انتہی اس حدیث سے بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کثرت عبادت ثابت ہی ورنہ پاؤں کا پہٹ جانا چہ معنی دارد ❊

تقلید کی وہ راہ ہے اللہ اللہ ۔ اس راہ پہ جو چلا نہو گا گمراہ
ممکن ہی نہیں کہ کوئی بہٹکے اس میں ۔ جنت کیطرف گئی ہے سیدہی یہ راہ

وہابی تو ہیں ایک گروہ گمراہ ۔ پھر دعوی اسلام ہے سبحان اللہ
کرتے ہیں وہ پیروی شیخ نجدی ۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللہِ

کوئی ظریف یہ نہ سمجھے کہ شیخ نجدی سے شاعر کی مراد شیطان ہے بلکہ شیخ نجدی سے محمد بن عبد الوہاب نجدی وہابی جسکی تقلید کرتے ہیں مراد ہے ❊

ہے سنت اصحاب سے انکو اکراہ ۔ تناسخ نہووین کس لئے وہ گمراہ
چلتے ہیں وہ شیخ نجد کی سنت پر ۔ وہابی کی پہر ماری نہ جائے کیوں راہ

وہابی سنت خلفای راشدین و افعال و اقوال صحابی کو حجت نہیں کہتے اسکی تفصیل ردیف الف میں ایک رباعی کے تحت میں لکھی گئی لیکن شیخ نجدی یعنی محمد بن عبد الوہاب نجدی کی سنت پر چلتے ہیں اور گمراہ ہوتے ہیں ❊

ردیف یائی تحتانی

تقریر اگر کیجئے تو آگہ ہے ۔ ورنہ مجھے گفتگو نہیں کچھ وسے
وہابی ہو منکر یہ فقاہت نساخ ۔ ثابت ہے حدیث مَنْ ھُوَ اَفْقَہُ سے

وہابیوں کو علم فقہ سے انکار ہی چنانچہ ترجمان وہابیہ تصنیف نواب صدیق حسن خان میں لکھا ہی کہ سر چشمہ ستارہ ہو کے جہیلوں اور بکروں کا اور کان تمام فریب و دغا بازیوں کی علم فقہ و رائی ہی اور مہا جال ان سب خرابیوں کا فقہا اور مقلدین کی بول چال ہی اور امام شافعی و امام احمد و ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ و دارمی و بیہقی سے

روایت ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نضر اللہ عبداً سمع مقالتی فحفظها ووعاها واداها فرب حامل فقه غیر فقیه ورب حامل فقه الی من هو افقه منه یعنی فرمایا رسول اللہ صلعم نے تر و تازہ کرے اللہ تعالیٰ اُس بندہ کو کہ میری کلام کو سنکر یاد رکھے اور نہ بھولے اور پہنچا وے اُسکو اسلیے کہ اکثر اٹھانیوالے حدیث کے فہیم نہیں ہوتے اور اکثر حامل اُسکے ہیں کہ پہنچا دیتے ہیں طرف اُس شخص کے کہ وہ زیادہ سمجھدار اُس سے ہوتا ہے انتہی اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اکثر اہل حدیث فہیم نہیں ہوتے ہیں اور بغیر فقیہ کے شرع کی باریکیوں کو یعنی شارع کے مقاصد کو غیر فقیہ اچھی طرح سمجھ نہیں سکتا پس اس حدیث سے مجتہد کا ہونا بھی ثابت ہوتا ہے کہ وہ خود حدیث کو خوب اچھی طرح سمجھے اور دوسروں کو سمجھاوے

ہے غیر مقلد جو فریق طاغی ❊ ہے مفتری اور مفسد اور ہو لاغی
علامہ شامی نے لکھا ہے ناسخ ❊ وہابی ہے خارجی کی صورت باغی

علامہ شامی نے حاشیہ رد المحتار میں لکھا ہے کہ ہمارے زمانہ کے وہابی یعنی عبدالوہاب نجدی کے پیرو مثل خارجیوں کے ہیں اور خارجیوں کا شمار باغیوں میں ہے پس وہابی بھی باغی ہیں اور باغیوں کی جنازے کی نماز پڑھنا نہیں چاہیے اور حکم خارجیوں کا حکم باغیوں کا ہے اور بعض علما اُن کے کفر کے قائل ہیں

کچھ سوچ جو تجھکو عقل ہے وہابی ❊ انکار قیاس تا بکی وہابی
مروی جو حدیث ابن عباس سے ہے ❊ ثابت ہے قیاس اُس سے اے وہابی

بخاری و مسلم میں روایت ہے وعن ابن عباس قال اتی رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اختی نذرت ان تحج وانها ماتت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کان علیها دین أکنت قاضیه قال نعم قال فاقض دین اللہ فهو احق بالقضاء یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا اُنہوں نے ایک شخص رسول اللہ صلعم کے حضور میں آیا پس کہا میری بہن نے حج کی نذر مانی تھی اور وہ مر گئی پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے اگر اسپر قرض ہوتا کیا تو ادا کرتا کہا ہاں فرمایا پس ادا کر دین خدا کا کہ وہ زیادہ مستحق ادا کا ہے انتہی اس حدیث سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلعم نے اس شخص کو بطور قیاس کے سمجھایا اور اس حدیث سے قیاس بخوبی ثابت ہو گیا

اجماع میں بحث کیا بھلا نادان سے ❊ وہابی لامذہب ہے ایمان سے
اجماع کا منکر جو ہے وہ کافر ہے ❊ اجماع ہے ثابت آیت قرآن سے

یہ آیت بھی دلیل اجماع وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ

اسیطرح سے کیا ہمنے تمکو اُمت بیچ کی یعنی بہتر تو کہ تم ہو گواہ اوپر لوگوں کے انتہے +

وہابی جو ہو درست ناممکن ہے
اگے وہ رہ راست پہ کیا ممکن ہے
وہابیوں کا ہے یہ عقیدہ لسناخ
اللہ کا جھوٹ بولنا ممکن ہے

کتاب صیانت الایمان تصنیف مولوی شہود الحق شاگرد مولوی نذیر حسین میں لکھا ہے کہ اللہ پاک کا جھوٹ بولنا ممکن ہے +

وہابی ہے مجسم ایک بے ادبی
وہابی ہے دشمن رسول عربی
وہابی پہ لعنت ہے کہ وہ کہتا ہے
ناجائز ہے زیارت قبر نبی

اس رباعی کی تفصیل مع آیت وحدیث ردیف الف میں ایک رباعی کے تحت میں لکھی گئی

صولی سے غرض ہے اُن کو نے عقبی سے
وہابیوں کو کام ہے تو غوغا سے
نساخ فضیلت امام اعظم
ثابت ہے حدیث زِیْنَةُ الدُّنْیَا سے

خیرات الحسان فی مناقب النعمان میں ہے وَمِمَّا یَصْلُحُ لِلْاِسْتِدْلَالِ بِهٖ عَلٰی عِظَمِ شَانِ اَبِیْ حَنِیْفَةَ مَا رُوِیَ عَنْهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُرْفَعُ زِیْنَةُ الدُّنْیَا سَنَةَ خَمْسِیْنَ وَمِائَةٍ یعنی اُس چیز سے جو صلاحیت استدلال کی اوپر عظمت شان امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کے رکہتی ہے وہ حدیث ہے کہ روایت کی گئی ہے رسول اللہ صلعم سے کہ فرمایا آپنے اُٹھالیجائیگی زینت دنیا کی سن ڈیڑہ سو (۱۵۰) میں انتہی اور اُسی سال میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کا انتقال ہوا ہے اور اُس سال میں کوئی ایسا واقعہ نہیں ہوا ہے جسے اس حدیث کا اطلاق ہو سکے

بھوپالی وای دہلوی و پنجابی +
ای نجدی و سوہنگروی و مسقلابی
حضرت نے جو فرمایا ہے بَیْنَ الْغَنَمَیْنِ
مصداق ہے اُسکا عمل وہابی

صحیح مسلم میں ہے عن عبد اللہ بن عمر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَیْنَ الْغَنَمَیْنِ تَعِیْرُ اِلٰی هٰذِهٖ مَرَّةً وَّاِلٰی هٰذِهٖ مَرَّةً یعنی عبد اللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلعم نے کہ منافق کی شکل اُس بکری کے ہے جو دو گلوں کے درمیان ماری ماری پھرتی ہے کبھی اِس ریوڑ میں جاملتی ہے اور کبھی اُس ریوڑ میں

جاتی ہے انتہے اور وہابیوں کا بھی یہی حال ہے کہ کبھی حنفی مذہب کے بعض مسائل پر عمل کرتے ہیں اور کبھی شافعی مذہب کے بعض مسائل پر عمل کرتے ہیں اور جب حرمین میں جاتے ہیں تو کبھی اپنے کو حنفی کہتے ہیں اور کبھی شافعی کہتے ہیں اور جب وہاں سے پھر کر آتے ہیں تو کبھی اہلحدیث کبھی وہابی کبھی محمدی کبھی اور کچھ کہتے ہیں غرض وہابی حدیث مذکور بالا کی پوری مصداق ہیں

تقلید کا منکر جو ہے وہ کافر ہے ۔۔۔ اسلام کے دایرے ہی سے باہر ہے
تقلید کا منکر نہیں لیکن گمراہ ۔۔۔ تقلید رہ سنت پیغمبر ہے

جس آیت سے تقلید ثابت ہوتی ہے وہ آیت ردیف دال میں یک رباعی کے تحت میں لکھی گئی اور وہابی منکر تقلید ہیں پس وہ آیت مذکورہ کے منکر ہوتے ہیں اور منکر آیت قرآنی کا فر ہے اور مجتہدین نے جو مسائل کتاب و سنت و آثار صحابہ سے استنباط کئے ہیں وہ ہی لوگ اُن مسایل سے انکار کرتے ہیں اور اُن پر عمل کرنیکو یعنی تقلید کو منع کرتے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ وہابی شریعت سے انکار کرتے ہیں اور منکر شریعت کا فر ہے اور عقاید اس فرقہ ضال مضل کے ایسے ہیں کہ علماء اسلام میں سے ان کو بعض نے اہل سنت و جماعت سے خارج کیا ہے اور بعض نے رافضی اور بعض نے خارجی اور بعض نے معتزلہ اور بعض نے قدریہ بعض نے جبریہ بعض نے مرجیہ بعض نے جہمیہ بعض نے اہل فسق بعض نے اہل بدع بعض نے اہل ہوا بعض نے اہل نار بعض نے زندیق بعض نے مرتد بعض نے کافر کہا ہے ؛

وہابیوں کی بات سے یہ پیدا ہے ۔۔۔ ناحق جنوں ہے انکو یا سودا ہے
کہتے ہیں نہیں بیعت تو یہ جایز ۔۔۔ اللہ بِمَا عَاهَدَ فرماتا ہے

اللہ تعالی قرآن شریف میں فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا یَنْكُثُ عَلٰی نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ اللّٰهَ فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا ۔ یعنی تحقیق جو لوگ بیعت کرتے ہیں تجھ سے ای محمد وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ اُنکے ہاتھوں پر ہے سو جو عہد شکنی کرتا ہے تو اپنی ذات کی مضرت پر عہد توڑتا ہے اور جس نے پورا کیا اُس کو جس پر اللہ سے عہد کیا تھا سو عنقریب اُس کو بڑا ثواب عنایت کریگا انتہی اس آیت سے ایک بات یہ ثابت ہوئی ہے کہ جو لوگ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرتے تھے وہ حلقے

بیعت کرتے تھے یعنی رسول اللہ صلعم اللہ تعالی کے نایب ہوکر بیعت لیتے تھے پس اگر کوئی
شخص کسی ہادی طریقت یا عالم شریعت سے کہ وارث انبیا و نایب رسول اللہ علیہم السلام
ہیں بیعت توبہ کرے تو اُس کی وہ بیعت گویا خدا اور رسول سے بیعت ہوگی کیونکہ جیسا
رسول اللہ صلعم اللہ تعالی کے نایب ہوکر بیعت لیتے تھے یہ لوگ بھی رسول اللہ صلعم کے
نایب ہوکر بیعت لیتے ہیں دوسری بات یہ ثابت ہوتی ہی کہ اس آیت میں جو عہد و پیمان
انکا ذکر ہے اُس سے مراد نہیں ہے مگر یہ کہ بیعت کرنیوالا امر شرعیہ کو بجالائیگا اور معاصی
سے پرہیز کریگا اور پیروں سے جو مرید لوگ بیعت توبہ کرتے ہیں اُس کی بھی وہی مراد ہی
یعنی احکام شریعہ کے بجالانیکا اور نواہی سے اعراض کرنیکا عہد و پیمان کرتے ہیں پس اس
آیت سے تعمیم بیعت بخوبی ثابت ہوگئی وہابی لوگ کہتے ہیں کہ سوائے بیعت خلافت کے سب طرح
کی بیعتیں متروک ہوگئی تھیں لیکن احادیث مشہورہ میں منقول ہوا ہے کہ آنحضرت صلعم نے
کبھی ارکان اسلام یعنی نماز و روزہ و حج و زکوۃ پر کبھی ہجرت پر کبھی اور امور پر بیعت لی
تھی ان احادیث کی نسبت وہابی لوگ کہتے ہیں کہ یہ بیعتیں قبل ہجرت کے تھیں لیکن معرکہ
کفار میں ثبات و قرار پر جو بیعت ہوئی تھی وہ اور بیعت جہاد بعد ہجرت کے ہوئی تھی
کیونکہ جہاد بعد ہجرت کے فرض ہوا تھا اور بخاری و مسلم کی حدیث سے صاف معلوم ہوتا
ہے کہ عورتوں سے بیعت لینے کے بعد یعنی صلح حدیبیہ کے بعد جو سن چھہ ہجری میں واقع
ہوئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے شرک اور چوری اور زنا نکرنے کی اور
عورات کو نہ مارنے کی اور کسی پر بہتان نکرنے کی اور خلاف حکم رسول نہ چلنے کی بیعت لی
تھی اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل ہجرت بعد ہجرت بیعت
لی ہے اور بخاری میں ہی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب خلیفہ مقرر ہوئے تو بیعت کے
وقت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے جو عشرہ مبشرہ میں ہیں یہ کہا اُبَایِعُكَ عَلٰی سُنَّةِ
اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ وَالْخَلِيْفَتَيْنِ مِنْ بَعْدِهٖ [illegible] تیری بیعت
کرتا ہوں کتاب خدا و سنت رسول اللہ اور طریقہ شیخین یعنی حضرت ابو بکر صدیق اور
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما پر سو اسی بیعت سے ظاہر ہے کہ یہ بیعت تقوی تھی

خلافت وغیرہ امور شرعیہ سب اسمیں داخل تہے اس سے ثابت ہوا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے خلیفہ مقرر ہونے کے
وقت تک بیعت تقوی جاری تہی اور خلفاء بنی امیہ و خلفاء بنی عباس کے خلافت کے اکثر زمانہ میں
بیعت تقوی و بیعت اسلام جاری نہ تہی اور اُس زمانہ کے مشائخ نے کبھی بیعت توبہ اس عذر سے
نہیں لی کہ اگر وہ کہلے طور پر لوگوں سے بیعت توبہ لیتے تو خلیفہ کو بیعت خلافت کا گمان ہوتا اور اسمیں
فتنہ و فساد کا بلکہ مشائخ کی جان کا خوف تہا اور بعد ازان جب وہ خوف جاتا رہا اور مشائخ نے بیعت
توبہ کو جاری کیا تو یہ بیعت ناجایز کیوں ہونے لگی کیونکہ بیعت اسلام و بیعت تقوی جنکا سنت ہونا
اوپر کی تحریر سے ثابت ہو چکا اگر کسی عذر سے کچھ روزوں جاری نہ رہی اور بعد ازاں جاری ہوئی
تو کیا وہ سنت نہو گی ضرور ہو گی چنانچہ اس ملک ہندوستان میں بہت سے ہندو راجا اور تعلقدار
اور زمیندار اپنے علاقہ میں مسلمانوں کو گائے ذبح کرنے نہیں دیتے کوئی گائے ذبح کرتا ہی تو اسکو ستاتے ہیں
بلکہ بعض مقام میں مار ڈالتے ہیں پس ایسے حال میں اگر اُنکی مسلمان رعایا بخوف جان و آزار گائے ذبح نکریں
اور گائے کا گوشت نکہائیں اور بعد ازاں وہ علاقہ کسی طرح سے منتقل ہو کر کسی مسلمان یا انگریز کے
قبضہ میں آ جائے اور مسلمانونکو گائے ذبح کرنیکا موقع ملے اور وہ گائے ذبح کریں اور کہائیں تو کیا گائے
کا ذبح کرنا اور کہانا جو ایک مدت دراز سے موقوف تہا بدعت و حرام ہو گا ہر گز نہیں اور بیعت اسلام
و بیعت تقوی اور بیعت توبہ ایک چیز ہے اور بیعت توبہ کی ممانعت ثابت نہیں ہے پس بیعت توبہ
جو مشائخ لیتے ہیں سنت ہی نہ بدعت مشائخ لوگ کہتے ہیں کہ جسطرح پر انکے یہاں بیعت توبہ لیجاتی
ہے اُسیطرح پر اُنکے خاندان میں بیعت توبہ برابر لیجاتی تہی اور اُنکے خاندان کے شجرہ سے بہی یہی بات
ظاہر ہوتا ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ جب فتنہ و فساد کا خوف تہا تب بہی بیعت توبہ بخوف بادشاہ
ایسے خفیہ طور پر مشائخ صوفیہ میں جاری تہی بعض وہابی کہتے ہیں کہ بیعت لینے والیکا نام پیر اور
بیعت کرنے والیکا نام مرید رکہنا بدعت ہی جواب اسکا یہ ہی کہ اسماء امور عادیہ سے ہیں اور امور عادیہ
میں بدعت نہیں ہوتی ورنہ نذیر حسین۔ صدیق حسن و محمد حسین و غلام علی و عطا محمد و
محمد یٰسین و حسین خاں و شہود الحق و جہاد و غیرہ نام رکہنا بہی بدعت ہو گا کہ کتاب و سنت سے
ایسے ناموں کا رکہنا ثابت نہیں ہوتا والسلام علی من اتبع الہدی

تقریظ رسالہ نصرۃ المسلمین فی الرد علی غیر المقلدین الملقبہ المعروفہ بقرع الضالین من جانب

محمد خلیل الله المتخلص بالخلیل السلہٹی البہتری مدرس العربیۃ والفارسیۃ فی المدرسۃ السلطانیۃ الراجشاہی

الحمد للہ الغفور اللطیف علی الوضیع والشریف والصلوٰۃ والسلام علی خلاصۃ الموجودات ابی القاسم محمد الذی ہو عند مجل ومجد وعلی آلہ العظام الابرار واصحابہ الکرام الاخیار بعدد من صلی وصام ومن فقد تمام

مخفی مباد کہ درین زمان پرشر وافتنان کہ از یک طرف وہابیان ناخلف بس سر بغلو وطغیان برآوردند واز طرف دیگر مبتدعین وجاہلیہ عوام کالانعام را در تیہ ضلالت سرگردان وہائم کردہ ابلغ الفصحا افصح البلغا سرگروہ شعرائے زمان سردفتر نازک خیالان دوران حامی شریعت غرا ماحی ظلمت بدعت عالیجناب مولائی ومخدومی مطاعی ومکرمی حضرت مولانا ابو محمد عبد الغفور خان بہادر متخلص بنساخ مارکت نمایبب خادم ہامرۃ واسطار الفاضلۃ ہاطلۃ کہ ذات صافی صفاتش جواہر زواہر علوم کسب کافی ست واسم سامی ہمایش کالبدر فنون وسراجانی رسالہ مسماۃ بنصرۃ المسلمین فی الرد علی غیر المقلدین الملقبۃ بتقریع الضالین ترتیب دادہ کہ اسم بامسمی ست فی الواقع رسالۂ مذکورہ بابی زبان سلیس ناصحت وخوار کنندۂ غیر مقلدان ناردین۔ رباعیات بیضموش خالی از تعصب وعناد ست مملو از دلائل قاطعہ شاہد شرحش بجاز آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ است ومشحون از آثار اصحاب عظام واقوال علمائے اعلام اگر در ہر مسامم زبانی ودر ہر موسم لسانی برآید عشر عشیر توصیف کتاب صاحب کتاب از قسم محالات خواہد بود واظہار شستہ نمونہ از خروارش من قبیل ممتنعات از ین رہگذر ازان عطف عنان کردہ برین چند اشعار اقتصار می کنم ونیز از زبان را باصد عجز وفروماندگی بدین تہنیت داستان سرامی نمایم۔ وہی ہذہ

حضرت نساخ نبوشتہ کتابی لاجواب	انتصار الحق بباید داد مر آنرا خطاب
حق ازان گشتہ قوی باطل شدہ بسکہ نزار	یعنی جاء الحق ازوی گشتہ خیلی آشکار
گشتہ منسوخ از کلامش کیش نجدی وذلیل	آمد آنیک معنی نساخ وذہن خلیل
[illegible] نجدی را ازبس	خرد [illegible] وکرد انہد [illegible]

اللہم اجعل ہذہ الرسالۃ لا نبقۃ مقبول عند الخواص والعوام ووسیلۃ خیر الانام الی قیام الساعۃ وساعۃ القیام

امین ثم امین

تقریظ عالم باعمل فاضل اجل مقرب بارگاہ ایزد منان جناب حاجی مولوی غلام سبحان صاحب صدیقی مدرس عربی وفارسی بیرہ ڈہاکہ کالج۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوة والسلام علی محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ اما بعد جناب مولوی عبد الغفور خانصاحب بہادر متخلص بہ نساخ رباعیاتی چند دربارہ سوء عقاید ومکاید فرقہ ضالہ وہابیہ کہ خود را محمدیہ واہل حدیث میگویانند نوشتہ انصاف الحق داد حق گوی دادہ اند وفقیر حقیر را نیز در شہر کلکتہ وڈہاکہ اتفاق صحبت باین فرقہ گمراہ بسیار افتادہ آنچہ از اقوال وعقاید ومکاید ایشان آگہی داشتم مطابق آن مضامین رباعیات مولوی صاحب ممدوح را یافتم اللہ تعالی جل شانہ ایشان را جزای خیر بدارین دہاد وجملہ مسلمانان را از آن نفع بخشاد آمین ثم آمین یارب العالمین

غلام سبحان۔

تقریظ عالم بی بدیل سمی ذبیح خلیل جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ۔

الحمد للہ علی جلال ذاتہ وکمال صفاتہ وکبریائہ والشکر لہ علی جزیل مواہبہ وسوابغ آلائہ ونعمائہ والصلوة والسلام علی محمد خاتم رسلہ وانبیائہ وعلی آلہ واصحابہ الباذلین جہدہم فی نصرة الدین واعلائہ ابتغاء مرضاة من ربہم ومغفرة یوم لقائہ اما بعد ان دنون کو ہابیونکا ہر طرف غلبہ اور روز بروز اکثر شہرون اور دہات مین عوام مین ادنکا فتنہ وشور ہی ائمہ اربعہ رح کی تقلید کو شرک اور بدعت جانتی ہین لیکن

اپنے سرگروہ کی تقلید سے سر مو منحرف نہیں ہوتی ہین انکو بلباس اصحاب حدیث
ظاہر کرتے ہین لیکن در پردہ بعض عقاید مین اہل اہوا مثل روافض و خوارج
وغیرہم کے ساتھ موافق ہوتی ہین عالیجناب فضائل و کمالات مآب مولوی عبد الغفور
خانصاحب بہادر نے ایک رسالہ ملقبہ بہ نصرۃ المسلمین فی الرد علی غیر المقلدین تالیف فرمایا اور
اونکے عقاید اور اقوال کو بہ براہین قطعیہ باطل اور مردود کیا الحق وہ رسالہ اس طایفہ
کی سرکوبی کیلئے درہ عمری ہے اور اونکی صف شکنی کے واسطے سیف خالدی اور
حملہ حیدری ہے اللہ تعالی جماعت مقلدین کو اس [illegible] پہنچادے اور جناب
مولف کو اجر جزیل و جزاء خیر مرحمت فرمادے آمین یارب العالمین العاجز
الذلیل محمد اسمعیل ختم اللہ لہ بالحسنی۔

از مقرب بارگاہ رب کریم جناب مولوی عبد الرحیم صاحب مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ

اوان انبساط حق پرستان زمن آمد — کہ رد گفتگوی باطل اہل فتن آمد
کمال مولوی عبد الغفور خان بہادر بین — کہ گر زد گفت او ہابیان را شکن آمد
بحمد اللہ کتاب نصرۃ المسلمین او — ضلالت پیشگان را ہمچو مہر بر دہن آمد
لطافت پیشہ ام و تلخی چہ گویم من بہ تشبیہش — جواب تلخ مثل شاہد شیرین سخن آمد
برعنای تحقیقش کسے رسد گفتار دیگر کس — کہ در شور سگان دہر چون سرو در چمن آمد
بنازم نعمت حق را کہ از سعی مولف دان — سحاب رحمتش بر اہل حق باران فگن آمد
سخن را ختم می سازم برین یک نکتہ نادر — کہ حق را عمر باقی گشت و باطل در کفن آمد

اللہیف الاثیم عبد الرحیم عفی عنہ

از عالم بی بدل ادیب عدیم المثل جناب مولوی عبد المنعم صاحب متخلص بہ ذوقی

مدرس عربی و فارسی بہرہ ڈہاکہ کالج۔

جہان ز شور و شرار شرست پامال — ز شوربختی اشرار شیعۃ الدجال
زہر کرانہ روی زمین فتن پیداست — چنانکہ از رخ کفرست آشکار ضلال
زمین ز شورش بدشمان تیرہ درون — چو قلب کافر مرتاب گشت بس بدحال
ز تیرہ رای گم کردگان راہ ہدے — جبین روشن اسلام راست چین ملال
ز شور فتنہ وہابیان کذب منش — کہ بر خدا شمارند صرف کذب محال
جہان چو قلب منافق بہ پیچ و تاب افتاد — ز روی دین ہمہ بر عیان تکدر بال
یکے بہ جبہ تلبیس رہزن سفہا — یکے بہ رایت جہل است قائد جہال
یکے جبری است بہ تحریم ما احل اللہ — یکے قوی است بہ تحلیل آنچہ فیہ خبال
یکے بتافت سر از منکلو از غایت جہل — یکے ز امر قم اللیل مستعد جدال
یکے ز سجد اطفال نیز نا واقف — بقول سنت [illegible] بعقد الا[illegible]
ز چار رکن رکین شریعت غرا — کہ جا[illegible] اند در سماک جمال
بنا فگند حسودان سر از عناد و حسد — چنانکہ زادم [illegible] مرید بطال
زہر فریع سر ضالین حق نشناس — بہ ہدایت [illegible] راہ ضلال
ز کلک حضرت نساخ نسخہ سر زند — کہ نسخ کرد اباطیل شان بہر منوال
گہے بصورت اخفاق حق کند تحقیق — کہ بہر طالب حق میکند اہل کمال
گہے بہ مسلک الزام جاحد منکر — بوانمای حق سطے کند رہ بطال
گہے بہ لجی دانی ہمیکند تقسیم — گہے بصورت تمثیل آرد استدلال
ولیک حیف کہ ای[illegible] نفس و ہوی — گذشتہ اند بجہل بسیط یا عقال

چو سمع و قلب سنائی ز نفع پیغمبر
تو حاکمی و سزا تازیانه تو کند
اگر بجای براهین تو تازیانه کشیست
ولیک شکر خدا را که نسخهٔ تعزیت
چو خواستگار شدم سال طبع و تصنیفش
بخنده گفت بکوب اولا سر بدکیش

ز حکم حجت و برهان همگی شدند ملال
همه شده در و فتن پایمال استیصال
فساد و فتنه بملک عدم کنی ارسال
برای اهل هوی هست تازیانه ضلال
ز طبع خاک دست و دوتی پریشان حال
نویس باز پی سال تازیانه ضلال

۱۳۰۵
۲
۱۳۰۳
هجری

از سخن سنج دقیقه گزین نکته فهم سخن آفرین شاعر معنی ایجاد عزیزی جناب
سید محمود صاحب تخلص به آزاد رئیس نامی دهاکه

نوید از نی کلک من در جهان
که این نسخه نساخ فرح نشیم
زهی نسخه سر کوب اهل ضلال
ازان شد لطیفه ز نو احقاق حق
ز داناد سالش رقم بر محل

به تقلید یاران سعادت نشان
به تردید دهابیان زور رقم
چه نساخ سر خیل اهل کمال
وزین سینه گمرهان است شق
قلم رو دهابیان دغل

۱۳۰۳
هجری